"الاخلاص والنية"

کا سلیس اُردو ترجمہ

اخلاص اور حسنِ نیت



امام ابن ابی الدنیا

ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی

(۲۰۸-۲۸۱ھ)

ترجمہ وتخریج

مولانا محمد حسان رضا تیغی مصباحی

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن

"الاخلاص والنية"

کا سلیس اردو ترجمہ

اخلاص

اور

حسن نیت

امام ابن ابی الدنیا

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی

(۲۰۸-۲۸۱ھ)

ترجمہ وتخریج

مولانا محمد حسّان رضا تیغی مصباحی

ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ اشاعت بزبان اردو:29

- ...... نام کتاب : الاخلاص والنية
- ...... اردو نام : اخلاص اور حسن نیت۔
- ...... تالیف : امام حافظ ابن ابی الدنیا۔(823-894ء)
- ...... ترجمہ وتحقیق : مولانا محمد حسّان رضا تیغی مصباحی۔
- ...... تصحیح وتصدیق : صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی۔
ناظم تعلیمات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)
- ...... پروف :مولانا طفیل احمد مصباحی/ مولانا محمد ظفریاب حلیمی مصباحی۔
- ...... باہتمام : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی، جدہ۔حجاز مقدس۔
- ...... ناشر : اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن۔
- ...... پہلا ایڈیشن : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء (عرس حافظ ملت حضرت علامہ عبد العزیز اشرفی مبارکپوری)
- ...... صفحات :48 } ...... ہدیہ -/40

ملنے کے پتے

- ...... سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی۔ 09867934085
- ...... اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد۔ 09502314649
- ...... مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغلپورہ، حیدرآباد۔ 09966352740
- ...... مکتبہ نور الاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآد۔ 09966387400
- ...... مکتبہ شیخ الاسلام، احمد آباد، گجرات۔ 09624221212
- ...... عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد۔ 09440068759
- ...... محدث اعظم مشن، محبوب نگر، تلنگانہ۔ 09848155170
- ...... مترجم کتاب۔حسّان رضا تیغی مصباحی۔ 09748876745

انتساب

امام اعظم

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی

ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

مجدد اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی

محدث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

عرض ناشر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود و سلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت و طریقت پر۔

"اخلاص اور حسن نیت" - امام حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی - المعروف امام ابن ابی الدنیا (۲۰۸-۲۸۱ھ) کی مشہور تصنیف "الاخلاص والنیۃ" کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ امام ابن ابی الدنیا نے اس مختصر مگر جامع رسالے میں بے شمار قرآنی نصوص اور 56 - احادیث و آثار کی روشنی میں اخلاص اور حسن نیت پر تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔ موجودہ دور میں اس عنوان پر کتاب کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ لگانا اہلِ علم و فہم کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ اس اہم دینی ضرورت کے پیش نظر ہم نے چاہا کہ اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کیا جائے کیونکہ تلاش کرنے کے باوجود اس عنوان پر ہماری نظر سے کوئی اردو کتاب نہیں گزری۔

ترجمہ کرنے کی سعادت محب گرامی مولانا محمد حسان رضا تیغی مصباحی نے حاصل کی ہے، جو تصنیف و تالیف اور ترجمہ نگاری سے حد درجہ شغف رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ مولانا کی یہ کاوش اہل علم سے خراج تحسین حاصل کرے گی اور مولانا اپنا یہ علمی سفر جاری رکھیں گے۔

میں بے حد مشکور و ممنون ہوں صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی (ناظم تعلیمات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)، حضرت علامہ مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی مدظلہ العالی (سربراہ اعلی - جامعہ عبد اللہ بن مسعود، و دار العلوم قادریہ ضیائے مصطفیٰ، کولکاتا) اور حضرت علامہ مولانا طفیل احمد مصباحی مدظلہ العالی (نائب مدیر - ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور) کا جن کی خصوصی توجہ اور سرپرستی سے یہ کتاب عرس حافظ ملت حضرت علامہ مفتی عبد العزیز اشرفی

محدث مبارکپوری کے موقع پر آپ کے ہاتھوں کی زینت بن رہی ہے۔

"**اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**" نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کی موجودہ عمر مبارک کی نسبت سے اتنے ہی علمی و تحقیقی رسائل و کتب شائع کرنے کا عزم کر چکی ہے۔ اور الحمد اللہ کئی نئے عنوانات پر بہت سی عربی کتب کو اردو میں ترجمہ کروا چکی ہے، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ جن کی رونمائی سے اہل محبت کی نگاہیں شادکام ہوتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ عزوجل!

اسی منصوبے کے تحت ائمہ حدیث و تصوف کے نایاب علمی رسائل کا ترجمہ بھی جاری ہے۔ عنقریب صاحب رسالہ قشیریہ۔ امام عبد الکریم بن ھوازن قشیری شافعی (م: ۴۶۵ ہجری) کی "کتاب المعراج"، مشہور صوفی محدث امام ابن ابی دنیا (م: ۲۸۱ ہجری) اور امام جلال الدین سیوطی شافعی (م: ۹۱۱ ہجری) کے بہت سے رسائل جو انہوں نے علم حدیث و تصوف کے متعلق تحریر فرمائے تھے شائع کئے جا رہے ہیں۔

دُعاء ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین و اراکین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کو مزید دینی و علمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لئے اس کتاب کو نفع و فیض بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر غوثِ جیلاں و سمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس۔

۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء

عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حالات حاضرہ کا جائزہ لینے سے یہ نتیجہ ابھر کر سامنے آتا ہے کہ آج اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو صرف اس مقصد کے لیے جی رہے ہیں کہ انھیں شہرت و ناموری ملے اور وہ دوسروں کی نظروں میں محبوب بن جائیں، مقصد کی حصول یابی خواہ مال و دولت کے ذریعہ ہو یا پھر علم و ہنر اور عبادت و ریاضت کے ذریعہ۔ کسی بھی عمل یا کام میں اخلاص اور نیک نیتی نظر نہیں آتی۔ اس برائی میں عوام کے ساتھ ساتھ دانش ور اور اہل علم طبقہ بھی ملوث ہے۔ (الا ماشاء اللہ)

بہر حال جو رسالہ آپ کے ہاتھ میں ہے سماج میں پھیلی اسی برائی کا خاتمہ کرنے کے لیے طباعت کے جملہ مراحل طے کرتا ہوا آپ تک پہنچا ہے۔ یہ رسالہ وقت کے عظیم محدث امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ کی عربی کتاب "الاخلاص والنیۃ" کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں انھوں نے احادیث کریمہ اور اقوال سلف کی روشنی میں فساد نیت کے دنیوی و اخروی نقصانات اور دونوں جہان میں نیک نیتی کے بے شمار فوائد، بیان فرمائے ہیں، تاکہ مسلمان اخلاص و نیک نیتی کے ذریعہ اپنے اعمال کی اصلاح کر سکیں اور فساد نیت اور ریاکاری سے انھیں برباد ہونے سے بچا سکیں۔

ہمدرد قوم وملت جناب محمد بشارت علی صدیقی اشرفی حیدرآبادی، نے جدہ - سعودی عرب سے اس کا محققہ نسخہ جسے دار البشائر، شام، نے شائع کیا ہے، بذریعہ ای میل اردو ترجمہ کے لیے احقر کے پاس بھیجا۔ انھوں نے مجھ جیسے کوتاہ علم کو اس اہم کام کے لیے چنا، میں ان کا شکر گزار ہوں۔

اردو ترجمہ میں مندرجہ ذیل امور انجام پائے ہیں:

(۱) عربی متن وسند کے نیچے ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۲) سند کے ترجمہ میں صرف اخیر راوی کا نام لیا گیا ہے۔

(۳) اصطلاحی اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے اور حتی الامکان لفظی ترجمہ سے پرہیز کیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام کو پڑھنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔

(۴) "الاخلاص والنیۃ" کے دوسرے نسخوں میں صرف ۵۶ آثار واحادیث مذکور ہیں اور جو نسخہ مجھے دستیاب ہوا، اس میں کل ۸۰ حدیثیں ہیں۔ ناشر نے اس کی توثیق کرتے ہوئے کہا کہ محدث ابن رجب حنبلی نے اپنی کتاب: "جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم" اور محدث سید محمد مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب: "اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین" میں امام ابن ابی الدنیا کی روایتیں "الاخلاص" کے حوالے سے نقل کی ہیں اور دونوں محدثین نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ بقیہ احادیث پرانے نسخے میں موجود ہیں، اس لیے ان کا بھی ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ واضح رہے کہ ان چوبیس احادیث کا محض ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ عربی متن وسند طوالت کے خوف سے ترک کر دیا گیا۔

مجھے اعتراف ہے کہ ترجمہ نگاری یعنی ایک زبان سے دوسری زبان میں کسی کتاب کو منتقل کرنے میں بہت دشواری پیش آتی ہے اور یہ کام درحقیقت ہے بھی مشکل لیکن اس رسالہ کے ترجمہ کرنے میں فقیر (راقم الحروف) کو الحمد للہ اتنی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا جتنا کہ میں سوچ رہا تھا۔ اس کی چند وجہیں ہیں:

اول: یہ کہ محدث امام ابن ابی الدنیا، حضور حافظ ملت اور سرکار تیغ علی علیہم الرحمۃ والرضوان کی روحانیت اور خصوصی فیضان شامل حال رہا۔ اللہ ان بزرگان دین کے صدقے ہمیں دونوں جہان میں کامیاب فرمائے۔ آمین!

دوم: یہ کہ والد محترم حضرت علامہ مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی (سربراہ اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعود، و دارالعلوم قادریہ ضیائے مصطفیٰ، کولکاتا) اور والدہ محترمہ شکیلہ خاتون کی دعائیں اور عنایتیں میرے ساتھ رہیں۔ اللہ ہمارے والدین کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر قائم رکھے، آمین!

سوم: یہ کہ عمدۃ المحققین، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، ناظم تعلیمات جامعہ

اشرفیہ مبارک پور، کی خاص توجہ اور نگرانی حاصل رہی اور حضرت نے پوری کتاب کا مطالعہ فرمایا اور بہت ساری خامیوں اور غلطیوں کو دور فرما کر کتاب کو سند اعتبار بخشا۔ ترجمہ میں جتنی بھی خوبیاں آپ کو نظر آئیں گی وہ سب حضرت مصباحی صاحب کی دقت نظر اور ژرف نگاہی کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصباحی صاحب قبلہ کی عمر میں بے پناہ برکت عطا فرمائے، اور ان کے علمی فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ آمین!

چہارم: یہ کہ مشکل الفاظ کے معانی تلاش کرنے اور جملوں کی ترکیب کو آسان بنانے میں مخلص و کرم فرما حضرت مولانا طفیل احمد مصباحی (نائب مدیر۔ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور) اور رفیق محترم مولانا ظفریاب حلیمی مصباحی کا خصوصی تعاون اور مدد حاصل رہی کہ انھوں نے بالاستعاب پوری کتاب کا بغور مطالعہ کیا اور ضروری اصلاحات بھی فرمائیں۔ میں ہدیہ تشکر ان دونوں حضرات کو پیش کرتا ہوں۔ اللہ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے، اور ان کے علم میں بے پناہ برکت عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ کتاب کا مطالعہ فرما کر اپنی اور اہل خانہ اور دوست و احباب کی بھرپور اصلاح کرنے کی کوشش کریں، تاکہ مصنف علیہ الرحمہ کی روح کو سکون، اور ہمیں ہماری محنت کا بہترین صلہ ملے۔ اور اخیر میں یہ بھی عرض کردوں کہ اس رسالہ کے ترجمہ یا کمپوزنگ میں کسی بھی طرح کی کوئی خامی نظر آئے تو برائے کرم تنقید کا نشانہ بنائے بغیر ہمیں ضرور مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ ہم آپ کے احسان مند ہوں گے۔

خدائے ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ بے نیاز میں دعا ہے کہ میری اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور کتاب کو مفید عام و خاص بنائے۔ آمین! فقط والسلام

۱۲/ فروری ۲۰۱۶ء دن: جمعہ

طالب دعا: **محمد حسان رضا تیغی مصباحی**

ریسرچ اسکالر، جامعہ اشرفیہ مبارک پور

ساکن: مارٹن پارہ، گلشن کالونی، کولکاتا۔ ۷۰۰۱۰۰

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی

سربراہ اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعود، ودار العلوم قادریہ ضیائے مصطفیٰ، کولکاتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

زیر نظر رسالہ "الاخلاص والنیۃ" محدث جلیل امام ابوبکر عبداللہ ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی کی معرکۃ الآراء عربی تصنیف ہے۔ اخلاص ونیک نیتی کے تعلق سے احادیث طیبہ آثار صحابہ اور اقوال ائمہ کو بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کیا ہے جن کے مطالعہ سے بندگان خدا کے دلوں میں اخلاص وللّٰہیت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور نام ونمود اور ریا وسُمعہ کی برائیوں سے انھیں نجات ملتی ہے۔

بلاشبہ یہ رسالہ معیاری، مفید اور نفع بخش ہے لیکن چوں کہ ہندوستانی مسلمانوں میں اکثریت زبانِ عربی سے ناپید ہے اور زیادہ تر لوگ اردو زبان جانتے، پڑھتے اور سمجھتے ہیں اس لیے ضرورت تھی کہ اردو داں طبقہ کو فائدہ پہنچانے کے لیے اس رسالے کو اردو زبان میں منتقل کیا جائے۔

بڑی مبارک بادی کے مستحق ہیں سراپا اخلاص ہمدرد قوم وملت جناب محمد بشارت علی صدیقی اشرفی حیدرآبادی (جدہ، سعودی عرب) جنھوں نے ترجمہ نگاری کی خدمت عزیز القدر فرزند گرامی مولانا مفتی محمد حسان رضا مصباحی سلمہ، ریسرچ اسکالر۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور،

کے حوالے کی اور طباعت ولوازمات کے اخراجات اپنے ذمہ لیے۔ خدائے پاک جناب موصوف کے جذبۂ ایثار وقربانی کو قبول فرمائے۔ آمین!

میں نے پوری کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اصل کتاب کی عظمت وافادیت کا کیا کہنا؟ رہا یہ کہ مولانا حسان رضا تیغی مصباحی ترجمہ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہیں اس کا صحیح فیصلہ تو منصف مزاج قارئین کی عدالت ہی کرے گی۔ میں کچھ کہنا اور لکھنا مناسب نہیں سمجھتا کیوں کہ باپ کے زبان وقلم سے بیٹے کی تعریف وستائش زیب نہیں دیتی۔ خدائے پاک کی بارگاہِ عظمت میں سجود وتشکر پیش کرتا ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے میرے بچے کو کسی لائق بنایا ہے:

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دعا ہے کہ خالق ارض وسماوات عزوجل مترجم موصوف کو مصنفِ کتاب علیہ الرحمہ کے روحانی فیضان سے نوازے۔ اور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، غوث اعظم، خواجہ اعظم، مجدد اعظم، حضور حافظ ملت، سرکار سُرکانہی اور سرکار نمازی علیہم الرحمۃ والرضوان کے صدقہ وطفیل فاضل مترجم کو تصنیف وتالیف، تدریس وتعلیم، تقریر وبیان اور تنظیم وتحریک کے میدان میں اتر کر ایمان واحتساب اور خلوص ونیک نیتی کے ساتھ خدماتِ دینیہ انجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ نیز صحت کاملہ اور صحت عارفاں سے مستفیض فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وعلماء ملتہ

واولیاء طریقتہ افضل الصلوات واکرم التسلیمات.

محمد رحمت علی تیغی مصباحی

خادم جامعہ عبداللہ بن مسعود

ودارالعلوم قادریہ ضیاے مصطفیٰ، کولکاتا

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ / ۳۱ جنوری ۲۰۱۶ء

تاثر گرامی

حضرت مولانا طفیل احمد مصباحی

نائب مدیر ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے "مکتوبات" میں علم، عمل اور اخلاص کو ایمان کی جان اور مومن کامل کی پہچان بتایا ہے۔ علم کے بغیر عمل ممکن نہیں اور اخلاص کے بغیر عمل بیکار اور فضول ہے۔ ان تین چیزوں میں سے کوئی ایک بھی فوت ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ ابھی بندے کا دین و ایمان ناقص اور نامکمل ہے۔ ان امور ثلاثہ کے باہمی امتزاج سے ہی بندہ مومن کامل ہوتا ہے۔ مذہب اسلام میں اخلاص اور حسنِ نیّت کی بڑی اہمیت ہے۔ اعمال کی درستگی اور افعال کی صحت کا دار و مدار اخلاص اور حسن نیت پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث طیبہ کی اہم کتب میں حدیث "إنما الاعمال بالنّیات" کو محدثین کرام نے سب سے پہلے ذکر کیا ہے۔ بخاری شریف کی پہلی حدیث بھی اسی "انما الاعمال بالنّیات" سے شروع ہوتی ہے۔

اخلاص کی حقیقت اور اس کی تعریف یہ کی گئی ہے: "ہر نیک اور اچھا کام اللہ عزّ و جل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کے لے انجام دیا جائے"۔ اخلاص اور حسن نیت تقریباً ایک ہی چیز ہے۔ گویا اخلاص اور حسن نیت کی حقیقت یہ ٹھہری کہ بندے کا ہر کام اللہ و رسول کی رضا و خوشنودی کے لیے ہو۔ نام و نمود، ریا و سُمعہ، فخر و غرور اور شہرت و ناموری کا عمل دخل نہ ہو۔

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ نے اپنی مایۂ ناز کتاب "احیاء العلوم" میں اخلاص سے متعلق بڑے اہم اور قیمتی افادیت تحریر فرمائے ہیں۔ حالتِ نزع میں لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور! کچھ نصیحت اور وصیّت فرمائیں۔ تو آپ آخر دم تک یہی فرماتے رہے کہ: "علیک بالاخلاص" یعنی اپنے اوپر اخلاص کو لازم جانو۔ یہاں تک کہ آپ کا

وصال ہو گیا۔

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:
تمام افعال واعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ جیسی نیت ویسا ہی عمل۔ نیک نیتی سے عمل مقبول ہے، باعث اجر وثواب ہے اور بد نیتی سے عمل مردود ہے، موجب عذاب وعتاب ہے۔ قول ہو یا فعل، اخذ ہو یا ترک، از قبیل عبادات ہو یا معاملات۔ کسی بھی عمل پر اجر وثواب کا حصول حسنِ نیت پر موقوف ہے۔ اصولِ دین میں یہ اصل عظیم (حسنِ نیت) اصل الاصول ہے۔ (معارف حدیث، ص:۵)

امام ابو بکر عبد اللہ ابن ابی الدنیا القرشی البغدادی تیسری صدی ہجری کے مایۂ ناز عالم دین اور بلند پایہ کے محدث گزرے ہیں۔ آپ کی جملہ تصانیف میں "الاخلاص والنیۃ" بڑی مفید اور اہمیت کی حامل ہے۔ آپ نے اس کتاب میں اخلاص اور حسنِ نیت کے حوالے سے احادیثِ طیبہ، آثار صحابہ اور اقوال ائمہ بیان کیے ہیں۔ افکار واعمال کی صحت ودرستگی میں یہ کتاب "قندیلِ رہبانی" کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو کتاب کے مشمولات ومندرجات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

محبّ گرامی جناب مولانا محمد حسّان رضا مصباحی دام ظلہ العالی نے کتاب کا بڑا عمدہ، سلیس اور رواں دواں ترجمہ کیا ہے۔ راقم نے از اوّل تا آخر کتاب کا مطالعہ کیا اور اسے ایک کامیاب ترجمہ پایا۔ مولانا کا نام بھی حسّان ہے اور کام بھی حسن وخوبی والا ہے۔ ماشاء اللہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا حسّان رضا مصباحی کی فکر میں صلابت، قلم میں طاقت اور عمل میں برکت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین متین کرنے کی توفیق سے نوازے۔

آمین!

محمد طفیل احمد مصباحی

خادم ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، (یوپی)

۲۳/جنوری ۲۰۱۶ء/۱۲/ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ، بروز سنیچر

امام ابن ابی الدنیا۔ ایک تعارف

نام ونسب:

آپ کا نام عبداللہ، والد کا نام محمد اور کنیت ابوبکر ہے۔ آپ ابن ابی الدنیا سے معروف ہیں۔ نسب نامہ درج ذیل ہے:

عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس قرشی۔ (۱)

ولادت:

بغداد کی سرزمین پر ۲۰۸ھ میں آپ پیدا ہوئے۔ (۲)

خاندانی پس منظر:

علم وفن کے شہر بغداد میں آپ کا خاندان آباد تھا، بڑا علمی وادبی گھرانا تھا، کنبہ کے سارے افراد قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے۔ سب کے سب علوم دینیہ سے آراستہ تھے، خود آپ کے والد ماجد محمد بن عبید اپنے وقت کے جید عالم اور عظیم محدث تھے، خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۳) میں ان کی روایت نقل فرمائی ہے۔

علوم وفنون سے سرفرازی اور اخذ حدیث:

علم دین کے دل دادہ لوگوں کے درمیان پرورش پانے کی وجہ سے بچپن ہی سے آپ کے دل میں علم وادب کا شوق موجزن تھا، اس آرزو کی تکمیل کے لیے وقت کے بڑے بڑے علما سے آپ نے استفادہ کیا، بے شمار محدثین سے سماعت حدیث کی اور مختلف علوم وفنون کا درس لیا۔ حافظ مزی (م:۷۴۲ھ) نے اپنی کتاب تہذیب الکمال (۴) میں ایک سو انیس شیوخ کے اسما گنائے ہیں۔ اور امام ذہبی (م:۷۴۸ھ) نے سیر اعلام النبلاء میں کم و

۱۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۹، ص:۲۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۲۔ تاریخ الاسلام للذہبی، ج:۲۱، ص:۲۰۶، دار الکتاب العربی، بیروت۔

۳۔ تاریخ بغداد، ج:۲، ص:۳۰۷۔

۴۔ تہذیب الکمال، ج:۵، ص:۲۰۷-۲۰۵، تذکرہ نمبر:۳۵۶۹، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

بیش ۹۴ (چورانوے) شیوخ کے نام ذکر کیے ہیں۔ہم یہاں چند شیوخ کے نام درج کررہے ہیں:

(۱)علی بن جعد (۲)خالد بن خداش (۳)عبد اللہ بن خیر (۴)احمد بن ابراہیم الدورقی (۵)احمد بن حاتم الطویل (۶)احمد بن عیسی المصری (۷)ابراہیم بن عبداللہ ہروی (۸)بشار بن موسی (۹)عبد الصمد بن یزید مردویہ (۱۰)محمد بن حسن ورّاق (۱۱)حافظ خلف بن ہشام المقری (۱۲)ابو عبید قاسم بن سلام (۱۳)امام محمد بن سعد صاحب الطبقات الکبری۔وغیرہم۔(۱)

علمی جلالت شان:

امام ابن ابی الدنیا جلیل القدر عالم دین اور وقت کے عظیم محدث تھے۔آپ کی جلالت شان، علمی وعملی کمالات اور محدثانہ وفقیہانہ خصوصیات کا اعتراف خود آپ کے معاصرین نے کیا ہے۔

بہت سارے اصحاب جرح وتعدیل اور محدثین سے ثابت ہے کہ آپ ثقہ، عادل اور صدوق ہیں، اس طرح بے شمار الفاظ تعدیل اور ائمہ کے اقوال، آپ کی شان میں ملتے ہیں جن میں سے چند قارئین کے ہدیۂ نظر ہیں:

(۱)امام ابن حاتم رازی (م:۳۲۷ھ) نے فرمایا:

"بغدادی صدوق" وہ بغدادی اور صدوق ہیں۔(۲)

(۲)امام ابن جوزی (م:۵۹۷ھ) نے فرمایا:

"وکان ذامروءۃ ثقۃ صدوقا"

ابن ابی الدنیا مروت والے، ثقہ اور عادل تھے۔(۳)

۱۔سیر اعلام النبلاء، ج:۹،ص:۲۱۶۔۲۱۷،دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

۲۔الجرح والتعدیل، ج:۵،ص:۱۹۹،دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

۳۔المنتظم، ج:۵،ص:۱۴۸،الناشر: دار صادر، بیروت۔

(۳) امام ذہبی (م: ۷۴۸ھ) نے فرمایا:

وتصانيفه كثيرة جدا، فيها مخبآت وعجائب۔

ان کی تصانیف بہت ہیں، ان میں پوشیدہ باریکیاں اور حیرت انگیز نکتے ہیں۔ (۱)

(۴) امام ذہبی (م: ۷۴۸ھ) نے فرمایا:

وقال غيره: كان ابن ابی الدنيا إذا جالس أحداً، إن شاء أضحكه، وإن شاء أبكاه في آن واحد لتوسعه في العلم والأخبار۔

ان کے علاوہ نے کہا کہ ابن ابی الدنیا جب کسی کے ساتھ بیٹھتے تو اپنی وسعت علمی کے سبب بیک وقت چاہتے تو اسے ہنسا دیتے اور اگر چاہتے تو رلا دیتے۔ (۲)

(۵) امام ابن کثیر (م: ۷۷۴ھ) نے فرمایا:

الحافظ المصنف في كل فن، المشهور بالتصانيف الكثيرة النافعة الشائعة الذائعة في الرقاق وغيرها۔

ابن ابی الدنیا حافظ حدیث، ہر فن کے مصنف، وہ اپنی نفع بخش اور شائع وذائع کتب کثیرہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی کتابیں رقت انگیز مضامین (دنیا سے بے رغبتی، یاد آخرت، خوف خدا، عذاب جہنم وغیرہ) پر مشتمل ہیں۔ (۳)

اور نیز فرمایا: "وكان صدوقاً حافظاً ذا مروءة" وہ صدوق، حافظ حدیث اور مروت والے تھے۔ (ایضاً)

(۶) ابن تغری بردی اتابکی (م: ۸۷۴ھ) نے فرمایا:

كان عالماً، زاهداً، ورعاً، عابداً، وله تصانيف حسان، والناس بعده عيال عليه في الفنون التي جمعها، وروى عنه خلق كثير، واتفقوا على ثقته

۱۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۹، ص:۲۱۷، دار الکتب العلمیہ۔

۲۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۹، ص:۲۱۶، ۲۱۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۳۔ البدایۃ والنھایۃ، ج:۱۱، ص:۸۲، الناشر: دار احیاء التراث العربی۔

وصدقه وامانته۔

وہ اپنے وقت کے عالم دین، تارک الدنیا، پرہیزگار اور عبادت گذار تھے، ان کی عمدہ تصانیف ہیں، جن علوم وفنون میں انھوں نے کتابیں لکھیں بعد کے علما وفقہا سب کے سب ان کے محتاج ہیں، ان سے بہت سارے راویان حدیث نے، حدیث روایت کی اور جملہ علما وفقہا ان کی ثقاہت، صداقت اور امانت پر متفق تھے۔(۱)

درس وتدریس:

درس وتدریس کی دنیا میں امام ابن ابی الدنیا کا طوطی بولتا تھا۔ وقت کے اجلۂ علماے کرام آپ سے استفادہ کرنے پر ناز کرتے تھے۔ آپ نے خلفا اور شہزادگان کو بھی زیور علم وادب سے آراستہ کیا، جن میں سے معتضد اور علی بن معتضد اور مکتفی باللہ ہیں، دربار شاہی سے صلہ کے طور پر آپ کو یومیہ یا ماہانہ پندرہ دینار ملتا تھا۔(۲)

امام ابن ابی الدنیا کی بافیض درس گاہ اور روحانی تربیت گاہ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بہت ہے چند کے اسما پیش ہیں:

(۱) ابن ابی حاتم الرازی (۲) ابوبکر احمد بن سلمان النجاد (۳) احمد بن خزیمہ (۴) ابوبکر محمد بن عبدالشافعی (۵) عیسیٰ بن محمد طوماری (۶) ابوسہل بن زیاد (۷) ابراہیم بن عثمان الخشاب (۸) محمد بن عبداللہ بن احمد اصبہانی الصفار (۹) ابوجعفر بن البختری (۱۰) محمد بن خلف ۔۔۔۔ وغیرہم۔(۳)

تصانیف:

امام ابن ابی الدنیا کی تصانیف متعدد فنون میں ہیں، خاص کر فن تصوف میں ان کی سیکڑوں کتابیں ہیں اور ہر فن کی کتابوں میں انھوں نے سند کا خاص التزام کیا ہے۔

۱۔ النجوم الزاهرة، ج:۳، ص:۹۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۲۔ المنتظم، ج:۵، ص:۱۴۸، الناشر: دار صادر، بیروت/ البدایہ والنهایہ، ج:۱۱، ص:۸۲۔

۳۔ سیر اعلام النبلاء، ج:۹، ص:۲۱۶-۲۱۸۔

امام ابن کثیر نے لکھا کہ ان کی تصانیف کی تعداد سو سے زائد ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی تعداد کم وبیش تین سو ہے۔(۱)

آپ کی چند تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

1: كتاب الإخلاص والنية۔ **(جو آپ کے هاتهوں میں هے)**۔

2: كتاب المطر والرعد والبرق۔ ✿ 3: كتاب صفة الجنة۔ ✿ 4: كتاب صفة النار۔ ✿ 5: كتاب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر۔ ✿ 6: كتاب التوكل على الله۔ ✿ 7: كتاب التوبه۔ ✿ 8: كتاب الرقة والبكاء۔ ✿ 9: كتاب الصبر وثوابه۔ ✿ 10: كتاب العقوبات۔ ✿ 11: كتاب النفقة على العيال۔ ✿

12: الجوع۔ ✿ 13: كتاب ذم الغيبة والنميمة۔ ✿ 14: كتاب الفرج بعد الشدة۔ ✿ 15: كتاب إصلاح المال۔ ✿ 16: كتاب ذم البغي۔ ✿ 17: كتاب ذم الملاهي۔ ✿ 18: كتاب المحتضرين۔ ✿ 19: كتاب الأهوال۔ ✿ 20: كتاب الزهد۔ ✿ 21: كتاب اليقين۔ [زیر ترجمہ] ✿ 22: فضائل رمضان۔ ✿ 23: قرى الضيف۔ ✿ 24: قصر الأمل۔ ✿ 25: كلام الليالي والأيام۔ ✿ 26: محاسبة النفس۔ ✿ 27: هواتف الجنان۔ ✿ 28: الإخوان۔ ✿ 29: الإشراف في منازل الأشراف۔ ✿ 30: التواضع والخمول۔ ✿ 31: الحلم۔ [زیر ترجمہ] ✿

31: الرضا عن الله بقضائه۔ [زیر ترجمہ] ✿ 32: الشكر۔ ✿ 33: الاعتبار۔ ✿

34: التهجد وقيام الليل۔ ✿ 35: الصمت۔ ✿ 36: العقل وفضله۔ [زیر ترجمہ] ✿

37: العمر والشيب۔ ✿ 38: العيال۔ ✿ 39: والنميمة۔ ✿ 40: القناعة والعفاف۔ ✿ 41: الليالي والأيام۔ ✿ 42: المتمنين۔ ✿ 43: المرض والكفارات۔ ✿ 44: المنامات۔ ✿ 45: الهم والحزن۔ [زیر ترجمہ] ✿

46: الهواتف۔ ✿ 47: الوجل والتوثق بالعمل۔ ✿ 48: الورع۔ [زیر ترجمہ] ✿

۱۔ البدایۃ والنھایۃ، ج:۱۱، ص:۸۲۔

49:حسن الظن باللہ۔ ❁ 50:ذم الدنیا۔ ❁ 51:ذم الکذب۔ ❁ 52:ذم المسکر۔ ❁ 53:قضاء الحوائج۔ ❁ 54:مجابو الدعوۃ۔ ❁ 55:مداراۃ الناس۔ ❁ 56:مکائد الشیطان۔ ❁ 57:مکارم الأخلاق۔ ❁ 58:من عاش بعد الموت۔ ❁ 59:القبور۔ ❁ 60:الأولیاء۔[زیر ترجمہ] ❁ 62:الادب۔ ❁ 63:اخبار الملوک۔ ❁ 64: اخبار الثوری۔ ❁ 65:اخبار اویس۔ ❁ 66:اخبار معاویہ۔ ❁ 67:احوال القیامہ۔ ❁ 68:اخبار قریش۔ ❁ 69:اعلام النبوۃ۔ ❁ 70:تاریخ الخلفاء۔ ❁ 71:حسن الظن۔ ❁ 72:دلائل النبوۃ۔ ❁ 73:الدین والوفاء۔ ❁ 74:ذم الدنیا۔ ❁ 75:ذم الریا۔ ❁ 76:ذم الضحک۔ ❁ 77:ذم البخل۔ ❁ 78:الرخصۃ فی السماع۔ ❁ 79:شرف الفقر۔ ❁ 80:الصمت۔ ❁ 81:فضائل علي۔ ❁ 82:کرامات الاولیاء۔ ❁ 83:من عاش بعد الموت۔ ❁ 84:کتاب المروءۃ۔ ❁ 85:الوقف والابتداء۔ ❁

وفات:

جمادی الاولیٰ ۲۸۱ھ میں ۷۳ رسال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔نماز جنازہ امام یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بصری نے پڑھائی اور آپ بغداد کے مغربی خطے "شونیزیہ" میں مدفون ہوئے۔(۱)

محمد حسّان رضا تیغی مصباحی

۱۔تاریخ بغداد، ج:۱۰،ص:۹۱، دار الفکر، بیروت، لبنان/ البدایہ والنہایہ، ج:۱۱،ص:۸۲۔

الاخلاص والنية

حدیث نمبر (۱)

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَبُو مُعَاوِيَةَ السِّنْجَارِيُّ ابْنُ أُخْتِ عَبِيدَةَ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حَسَّانَ: عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ:

شَهِدْتُ فِي رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا مَجْلِسًا فَقَالَ: »طُوبَى لِلْمُخْلِصِينَ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى، تَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ.

ہم سے حدیث بیان کی عبیدہ بن حسّان نے انھوں نے روایت کی عبدالحمید بن ثابت بن ثوبان سے (ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی میرے والد نے اور انھوں نے اپنے والد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خوش خبری ہے مخلصین کے لیے، وہ تاریکیوں میں ہدایت کے چراغ ہیں، ان لوگوں کے ذریعہ ہر تاریک فتنہ چھٹ جاتا ہے۔(۱)

حدیث نمبر (۲)

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ النِّبَاجِيِّ يَقُولُ:

خَمْسُ خِصَالٍ بِهَا تَمَامُ الْعَمَلِ: الْإِيمَانُ بِمَعْرِفَةِ اللهِ، وَ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ، وَ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى السُّنَّةِ، وَ أَكْلُ الْحَلَالِ؛ فَإِنْ فُقِدَتْ وَاحِدَةٌ لَمْ

۱۔ أخرجه ابو نعيم في الحلية: ۱/۱۶ و البيهقي في الشعب: ۵/۳۴۳ و الديلمي في الفردوس ۲/۳۴۸

يرتفع العَملُ؛ و ذلك أنّك إذا عَرفتَ الله و لم تعرفِ الحقَّ لم تَنتفع، و إذا عَرفتَ الحقَّ و لم تَعرِفِ الله لَم تنتفِع، و إنْ عَرفتَ اللهَ وَعَرفتَ الحقَّ وَ لَمْ تُخلِص العَمَلَ لَم تَنتَفِع، و إنْ عَرَفتَ اللهَ وَعَرفتَ الحَقَّ وَ أخلَصتَ العَمَلَ وَلَم يَكُنْ عَلىٰ السُنّة لَم تَنتفع، و إنْ تَمَّتِ الأربَعُ و لَم يَكنِ الأكلُ مِنْ حَلالٍ لَم تَنتفع.

داؤد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعبد النباحی سے یہ کہتے ہوئے سنا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ عمل مکمل ہوتا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ساتھ اس پر ایمان لانا،

(۲) حق کی معرفت،

(۳) اللہ کے لیے نیک نیتی کے ساتھ کوئی عمل کرنا،

(۴) سنت طریقہ اختیار کرنا،

(۵) حلال کھانا۔

اگر ان پانچوں میں سے کوئی ایک بھی خصلت نہ پائی گئی تو عمل مقبول نہ ہوگا۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب تو نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور حق کو نہ پہچانا تو تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ اور اسی طرح جب تو نے حق کو جان لیا لیکن اللہ تعالیٰ کو نہ جان سکا تو یہ بھی نفع بخش نہیں۔ اگر تو نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ساتھ حق کی بھی معرفت کر لی لیکن عمل میں اخلاص اور نیک نیتی نہیں ہے تو یہ بھی بے فائدہ ہے۔ اور اگر تو نے اللہ کی معرفت اور حق کی معرفت کر لی اور ساتھ ہی تیرے عمل میں اخلاص بھی ہے لیکن یہ سنت طریقہ پر نہیں ہے تو بھی بے کار ہے۔ اور اگر چاروں خصلتیں تیرے اندر موجود ہیں لیکن حلال کمائی نہیں ہے تو یہ بھی بے فائدہ ہے۔

حدیث نمبر (۳)

حدثنا محمد بن يزيد، قال: حدثنا إسحاق بن سلَيمان، حدثنا أبو جعفرٍ الرازي: عَنِ الربيع بن أنس قال: عَلامَةُ الدِّينِ الإخلاصُ لِله، و عَلامَةُ العِلمِ خَشيَةُ الله.

ربیع بن انس سے مروی ہے، فرمایا: دین کی پہچان نیک نیتی اور اخلاص ہے اور علم کی پہچان خشیت الٰہی اور خوف خداوندی ہے۔

حدیث نمبر (۴)

حدثنا سريج بن يونس، وإسحاق بن إسماعيل، وغيرهما، قالوا: حدثنا جرير بن عبدالحميد، عن عبدالعزيز بن رفيع: عَنْ أبي ثمامة قَالَ الْحَوارِيُونَ لِعِيسَى عَلَيهِ السَّلَامُ: مَا الإِخلَاصُ لِلّهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ لَا يُحِبُّ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: فَمَنِ الْمُنَاصِحُ لِلّهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَبْدَأُ بِحَقِّ اللهِ قَبلَ حَقِّ النَّاسِ إِذَا عُرِضَ عَلَيهِ أَمْرَانِ أَحَدُهُمَا لِلدُّنيَا وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ بَدَأَ بِأَمْرِ اللهِ قَبلَ أَمْرِ الدُّنيَا.

ابوثمامہ سے مروی ہے، فرمایا: حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا:

اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کیا چیز ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بندہ جب کوئی کام کرے تو یہ نہ چاہے کہ اس پر کوئی شخص اس کی تعریف کرے۔

عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص رکھنے والا کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے حق سے پہلے اللہ کے حق کو ادا کرے۔ جب اس پر دو معاملات پیش ہوں ایک دنیا کا، دوسرا آخرت کا تو وہ دنیا سے پہلے اللہ کے معاملہ کو پورا کرے۔

حدیث نمبر (۵)

حَدَّثَنِي سُفيَانُ بنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا ابنُ عُيَينَةَ، عَنْ عَطَاءِ بنِ السَّائِبِ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ عَلَيهِ أَحَدٌ إِلَّا الله.

عطا بن سائب سے مروی ہے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نیک عمل وہ ہے جس پر خدا کے سوا اور کسی کی تعریف نہ چاہو۔

حدیث نمبر(۶)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّحَّالِ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ السَّائِبِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ:

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَى، وَكَيْفَ يَقِلُّ مَا يُتَقَبَّلُ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عمل جو تقوی کے ساتھ ہو کم نہیں تو جو مقبول ہو اسے کم کیسے شمار کیا جا سکتا ہے۔

حدیث نمبر(۷)

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ حَمْزَةَ، مِنْ بَعْضِ وَلَدِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ أَخْلَصَ عِبَادَتَهُ وَدُعَاءَهُ لِلَّهِ وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبَهُ مَا تَرَاهُ عَيْنَاهُ، وَلَمْ يُنْسِهِ ذِكْرَهُ مَا تَسْمَعُ أُذُنَاهُ، وَلَمْ يَحْزُنْ نَفْسَهُ مَا أُعْطِيَ غَيْرُهُ.

حمزہ جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض اولاد میں سے ہیں، انھوں نے فرمایا: خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنی عبادت اور دعا میں اخلاص کو اپنایا، اور اس کا دل ان چیزوں کی طرف مائل نہیں ہوتا جنھیں اس کی آنکھیں دیکھتی ہیں، اور ان باتوں کی وجہ سے جنھیں اس کے کان سنتے ہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتا، اور اس کا نفس اس نعمت و دولت پر رنجیدہ نہیں ہوتا جو دوسرے کو عطا کی گئی۔

حدیث نمبر(۸)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ عُثْمَانَ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا سَرَّارٌ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ: الْإِجَابَةُ مَقْرُونَةٌ بِالْإِخْلَاصِ لَا فُرْقَةَ بَيْنَهُمَا.

سرّار عنزی نے فرمایا کہ میں نے عبدالواحد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا: قبولیت اخلاص سے جڑی ہوئی ہے دونوں میں جدائی نہیں۔

حدیث نمبر (۹)

حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِرَجُلٍ فِي يَدِهِ حَصًى يَلْعَبُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ. فَقَامَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ: بِئْسَ الْخَاطِبُ أَنْتَ أَلَا أَلْقَيْتَ الْحَصَى، وَأَخْلَصْتَ لِلَّهِ الدُّعَاءَ.

محمد بن ولید سے مروی ہے، فرمایا: عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ والرضوان ایک شخص کے پاس سے گزرے جس کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں جن سے وہ کھیل رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

اے اللہ! میرا نکاح حور عین سے کردے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تو کیا ہی برا نکاح کا پیغام دینے والا ہے، ایسا کیوں نہ کیا کہ کنکریوں کو پھینک دیتا اور خدا سے خلوص کے ساتھ دعا کرتا۔

حدیث نمبر (۱۰)

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: كُونُوا لِقَبُولِ الْعَمَلِ أَشَدَّ هَمًّا مِنْكُمْ بِالْعَمَلِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا اللَّهَ يَقُولُ: [إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ] (المائدة: 27)

عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی واقد اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عمل کرنے سے زیادہ قبولیتِ عمل کی طرف توجہ دو، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہ سنا:

"اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ"
یعنی اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔

(المائدہ: ۲۷)

حدیث نمبر (۱۱)

حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ

الأعمش، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يَقُولُ:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الْعَمَلَ الْحَسَنَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ، أَوِ الْعَمَلَ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ فَيَقَعُ لَهُ الْمَقْتُ وَالْعَيْبُ عِنْدَ النَّاسِ حَتَّى يَكُونَ عَيْبًا، وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ الْعَمَلَ أَوِ الْأَمْرَ يَكْرَهُهُ النَّاسُ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ فَيَقَعُ لَهُ الْمِقَةُ وَالْحُسْنُ عِنْدَ النَّاسِ.

امام اعمش علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابراہیم سے یہ کہتے ہوئے سنا:

آدمی ایسا عمل کرتا ہے جو لوگوں کی نظر میں اچھا ہوتا ہے مگر اس عمل سے خدا کی خوشنودی اسے مطلوب نہیں ہوتی تو لوگوں کے نزدیک وہ عمل نفرت وعیب چینی کا سبب بن جاتا ہے۔ اور کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے جو لوگوں کی نظر میں ناپسند ہوتا ہے مگر وہ اس سے خدا کی رضا چاہتا ہے تو وہی عمل لوگوں کی محبت اور اچھائی کا سبب بن جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲)

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ: إِذَا أَقْبَلَ الْعَبْدُ إِلَى اللهِ أَقْبَلَ اللهُ بِقُلُوبِ الْعِبَادِ إِلَيْهِ.

لیث سے مروی ہے فرمایا: محمد بن واسع علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَتَّابٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ وَجَدْتَ أَفْضَلَ؟ قَالَ: مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

عبد الملک بن عتاب لیثی سے مروی ہے، فرمایا: میں نے عامر بن عبد قیس کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: کون سا عمل آپ نے سب سے بہتر پایا؟ فرمایا: وہ جس سے خدا کی رضا مقصود ہو۔

حدیث نمبر (۱۴)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: عِنْدَ تَصْحِيحِ الضَّمَائِرِ تُغْفَرُ الْكَبَائِرُ، وَإِذَا عَزَمَ الْعَبْدُ عَلَى تَرْكِ الْآثَامِ أَتَتْهُ الْفُتُوحُ.

عبدالرحمن بن جریر سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابوحازم سے یہ کہتے ہوئے سنا: جب ضمیر کو درست کرلیا جاتا ہے تو کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہونے لگتی ہے اور بندہ جب گناہوں کو ترک کرنے عزم کرلیتا ہے تو اس کے پاس غیب سے فتوح (معارف اور نعمتیں) آنے لگتی ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵)

حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنْ مَوْلًى لِابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ:

دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ حَانُوتَ بَزَّازٍ لِيَشْتَرِيَ مِنْهُ مَتَاعًا، فَرَفَعَ فِي السَّوْمِ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ أَنَّهُ ابْنُ مُحَيْرِيزٍ فَقَالَ: اخْرُجْ إِنَّمَا نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا لَا بِأَدْيَانِنَا.

ابن محیریز کے ایک آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ابن محیریز کپڑے کی دُکان میں کچھ خریدنے کی غرض سے گئے، میں (غلام) ان کے ساتھ تھا، دکاندار نے انھیں پہچانا نہیں اور بھاؤ تاؤ میں دام بڑھا کر بتایا، میں نے اشارہ کیا کہ یہ ابن محیریز ہیں تو انھوں نے فرمایا: نکل چلو، ہم اپنے مال کے عوض خریداری کرتے ہیں، نہ کہ دین کے بدلے۔

حدیث نمبر (۱۶)

حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا الْمَضَاءُ بْنُ عِيسَى الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: مَرَّ سُلَيْمَانُ الْخَوَّاصُ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ وَهُوَ عِنْدَ قَوْمٍ قَدْ

أَضَافُوهُ وَأَكْرَمُوهُ فَقَالَ: نِعْمَ الشَّيْءُ هَذَا يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ إِنْ لَمْ يَكُنْ تَكْرِمَةَ دِينٍ.

مضا بن عیسیٰ دمشقی سے مروی ہے: سلیمان خواص، حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمۃ والرضوان کے پاس سے گزرے جب کہ ابراہیم کچھ ایسے لوگوں کے پاس تھے جوان کی ضیافت اور اکرام میں مشغول تھے تو فرمایا: اے ابو ابراہیم یہ اچھی چیز ہے اگر تمہاری دینداری کے عوض یہ تکریم نہ ہو۔

حدیث نمبر (۱۷)

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ:

يَصْعَدُ الْمَلَكُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهِجًا فَإِذَا انْتَهَى إِلَى رَبِّهِ قَالَ: اجْعَلُوهُ فِي سِجِّينٍ فَإِنِّي لَمْ أُرِدْ بِهَذَا.

امام اوزاعی علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: یحیی بن ابی کثیر فرماتے ہیں: فرشتہ بندے کے عمل کو خوشی خوشی لے کر چڑھتا ہے۔ جب رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اس عمل کو سجین (۱) میں ڈال دو، کیوں کہ اس کام سے میری خوشنودی مطلوب نہیں تھی۔

حدیث نمبر (۱۸)

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

"إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَرْفَعُونَ عَمَلَ الْعَبْدِ مِنْ عِبَادِ اللهِ فَيُكْثِرُونَهُ وَيُزَكُّونَهُ حَتَّى يَنْتَهُوا بِهِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَيُوحِيَ إِلَيْهِمْ: إِنَّكُمْ حَفَظَةٌ عَلَى عَمَلِ عَبْدِي، وَأَنَا رَقِيبٌ عَلَى مَا فِي نَفْسِهِ، إِنَّ عَبْدِي هَذَا لَمْ يُخْلِصْ لِي عَمَلَهُ فَاجْعَلُوهُ فِي سِجِّينٍ

۱۔ سجین: (۱) وہ مقام جس میں کفار و فجار کے اعمال نامے ہوتے ہیں۔ (۲) وہ کتاب جس میں شیاطین اور مجرمین کے اعمال درج ہوتے ہیں۔ (۳) سخت قید خانہ۔ (۴) جہنم کی ایک وادی۔

قَالَ: وَيَصْعَدُونَ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ عِبَادِ اللهِ يَسْتَقِلُّونَهُ وَيَحْتَقِرُونَهُ حَتَّى يَنْتَهُوا بِهِ حَيْثُشَاءَ اللهُ فَيُوحِيَ اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنَّكُمْ حَفَظَةٌ عَلَى عَمَلِ عَبْدِي وَأَنَا رَقِيبٌ عَلَى مَا فِي نَفْسِهِ فَضَاعِفُوهُ لَهُ وَاجْعَلُوهُ فِي عِلِّيِّينَ.

ضمرہ بن حبیب سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فرشتے اللہ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے اعمال لے کر اوپر (آسمان پر) جاتے ہیں، اس عمل کو کثیر اور بہتر سمجھتے ہیں یہاں تک کہ رب تعالیٰ کی سلطنت میں سے وہاں پہنچتے ہیں جہاں اس کی مشیت ہوتی ہے؛ تو اللہ ان کی طرف وحی فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے عمل کے نگہبان ہو اور میں اسے دیکھتا ہوں جو اس کے دل میں ہوتا ہے (یعنی تم ظاہر دیکھتے ہو اور میں باطن پر نظر رکھتا ہوں) میرا یہ بندہ اپنے عمل میں مخلص نہیں تھا (میرے لیے یہ کام نہیں کیا) تو اس کے عمل کو سجین میں ڈال دو۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور فرشتے بندوں میں سے کسی بندے کا عمل لے کر جاتے ہیں اور اسے کم اور حقیر سمجھتے ہیں حتی کہ جہاں اللہ نے چاہا وہاں پہنچتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر وحی فرماتا ہے کہ تم میرے بندہ کے عمل کے نگہبان ہو، اور میں اسے جانتا ہوں جو اس کے دل میں ہے، تو اس کے عمل کو دوگنا کر دو اور اسے علیین میں رکھ دو۔ (۱)

حدیث نمبر (۱۹)

قال إبن أبی الدنیا: بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ جَمِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّ عَابِدًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبَدَ اللهَ فِي سَرَبٍ أَرْبَعِينَ سَنَةً فكانتِ الْمَلائكةُ ترفعُ عَمَلَه إلى السَّماء فلا يُقبلُ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ رَبَّنَا مَا رَفَعْنَا إِلَيْكَ إِلَّا خَفَاءً. قَالَ: صَدَقْتُمْ مَلَائِكَتِي وَلَكِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يُعْرَفَ مَكَانُهُ.

محمد بن منصور سے مروی ہے، فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا، اس نے چالیس

۱۔ حدیث مرسل وإسناده ضعيف، أخرجه ابن المبارك في الزهد: ۱۵۴

سال تک ایک چھپے تہ خانہ میں عبادت کی، فرشتے اس کے عمل کو آسمان پر لے گئے، تو وہ مقبول نہ ہوا، فرشتوں نے عرض کیا: اے رب! تیری عزت کی قسم ہم یہ عمل تیری بارگاہ میں خفیہ طور پر ہی لائے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! تم نے سچ کہا، لیکن یہ بندہ چاہتا تھا کہ لوگوں کو اس کا مقام معلوم ہو (اس کی عبادت خدا کے لیے خالص نہ تھی)۔

حدیث نمبر (۲۰)

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُولُ: لَأَنْ أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ قَدْ تَقَبَّلَ مِنِّي مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: {إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ} (المائدة:27)

عبید بن عمرو نے حضرت فضالہ بن عبید ﷛ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اگر مجھ کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے رائی کے دانہ کے برابر عمل کو قبول فرمالیا تو یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ"

یعنی اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر رہے۔

(المائدہ:۲۷)

حدیث نمبر (۲۱)

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِمَارَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ السَّلِيمِيِّ، قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ السَّلِيمِيِّ: مَا الْحَذَرُ؟ قَالَ: الِاتِّقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَلَّا يَكُونَ لِلّٰهِ.

اسماعیل بن کثیر سلیمی سے مروی ہے، فرمایا: عطا سلیمی سے پوچھا گیا: حذر (چوکنا رہنا) کیا چیز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: عمل کے بارے میں یہ ڈر رکھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے لیے نہ ہو (اخلاص سے خالی ہو)۔

حدیث نمبر (۲۲)

حدثنا محمد بن علي بن شقيق، حدثنا إبراهيم بن الأشعث فضيل بن عياض: {ليبلوكم أيكم أحسن عملا} [هود: 7] قال: أخلصه وأصوبه، قال: إن العمل إذا كان خالصا ولم يكن صوابا لم يقبل، وإذا كان صوابا ولم يكن خالصا لم يقبل حتى يكون خالصا صوابا، والخالص إذا كان لله، والصواب: إذا كان على السنة.

حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے:

"لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا"

یعنی تا کہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں بہتر ہے۔

(الھود:۷)

فرمایا: وہ جو زیادہ خلوص اور زیادہ درستی والا ہے۔ پھر فرمایا: جب عمل میں اخلاص ہو اور درستی نہ ہو تو وہ قابل قبول نہیں ہے۔ اور اگر درستی ہو لیکن اخلاص نہ ہو تو بھی مقبول نہیں ہے عمل میں اخلاص اور درستی دونوں ہو جبھی مقبول ہوگا۔ اخلاص اس وقت ہوگا جب عمل خالص اللہ کے لیے ہو اور درستی اس وقت ہوگی جب سنت کے مطابق ہو۔

حدیث نمبر (۲۳)

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ بَاطِنُهُ أَرْجَحَ مِنْ ظَاهِرِهِ ثَقُلَ مِيزَانُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت علی ﷛ نے فرمایا: جس کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ بہتر ہو، تو قیامت میں اس کا وزن ہلکا ہوگا، اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ (اچھا) راجح ہو تو بروز قیامت اس کا وزن بھاری ہوگا۔

حدیث نمبر(۲۴)

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: مَنْ كَانَتْ سَرِيرَتُهُ أَفْضَلَ مِنْ عَلَانِيَتِهِ فَذَلِكَ الْفَضْلُ، وَمَنْ كَانَتْ سَرِيرَتُهُ مِثْلَ عَلَانِيَتِهِ فَذَلِكَ النِّصْفُ، وَمَنْ كَانَتْ سَرِيرَتُهُ دُونَ عَلَانِيَتِهِ فَذَلِكَ الْجَوْرُ.

حضرت زبید علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے: جب باطن ظاہر سے بہتر ہو تو فضیلت ہے۔ اور باطن، ظاہر کے مثل ہو تو انصاف ہے۔ اور باطن، ظاہر سے کم تر ہو تو ناانصافی ہے۔

حدیث نمبر(۲۵)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: كَانَتِ الْعُلَمَاءُ إِذَا الْتَقَوْا تَوَاصَوْا بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بِهَا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ أَنَّهُ: مَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللهُ عَلَانِيَتَهُ، وَمَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنِ اهْتَمَّ بِأَمْرِ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللهُ أَمْرَ دُنْيَاهُ.

معقل بن عبید اللہ جزری سے مروی ہے: جب علما آپس میں ملتے تھے تو ایک دوسرے کو ان کلمات کی تاکید کرتے۔ اور جن سے ملاقات نہ ہوتی انھیں یہ باتیں لکھ کر بھیجتے۔ جس نے اپنے باطن کی اصلاح کرلی، اللہ اس کے ظاہر کو درست کردے گا، جس نے وہ تعلق درست کرلیا جو اس کے اور خدا کے درمیان ہے تو اللہ وہ تعلقات درست کردے گا جو اس شخص اور لوگوں کے درمیان ہیں۔ اور جو اپنی آخرت کے کام میں لگا ہوگا، اللہ اس کی دنیا کا کام بنادے گا۔

حدیث نمبر(۲۶)

حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ بِلَالِ

بن سعد، قَالَ: لاتكن وليًا لله في العلانية وعدوه في السريرة.

بلال بن سعد سے مروی ہے، فرمایا: تو ظاہر میں اللہ کا دوست اور باطن میں اس کا دشمن نہ بن۔

حدیث نمبر (۲۷)

حَدَّثَنِي بشر بن معاذ، عن شيخ، من قريش قَالَ: قَالَ عمر بن عبد العزيز: يا معشر المستترين اعلموا أن عند الله مسألة فاضحة قَالَ تعالى: {فوربك لنسألنهم أجمعين عما كانوا يعملون} [الحجر:93]

عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: اے پوشیدہ رہنے والے گروہ! جان لو کہ اللہ کے یہاں ایک ایسا سوال ہوگا جو لوگوں کو رسوا کر دے گا، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

یعنی تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے۔

(الحجر: ۹۲-۹۳)

حدیث نمبر (۲۸)

وحَدَّثَنِي سريج، حَدَّثَنَا الوليد، عن الأوزاعي، قَالَ: سمعت بلال بن سعد، يقول: لا تكن ذا وجهين وذا لسانين، تظهر للناس ليحمدوك، وقلبك فاجر.

بلال بن سعد فرماتے ہیں: تو دو چہرے والا اور دو زبان والا نہ بن! (اور وہ اس طرح) کہ تو لوگوں کے لیے ایسی چیز ظاہر کرے جس پر وہ سب تیری تعریف کریں جب کہ تیرا دل گناہوں سے آلودہ ہے۔

حدیث نمبر (۲۹)

حَدَّثَنِي محمد بن عثمان العجلي، حَدَّثَنَا أبو أسامة، عن الربيع، قَالَ: وعظ الحسن يوما فانتحب رجل، فقال الحسن: ليسألنك الله يوم القيامة ما

أَرَدْتَ بِهٰذَا.

ربیع سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک دن وعظ کہا، جس پر ایک شخص زور زور سے رویا، تو حضرت حسن نے فرمایا: روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ سے ضرور سوال فرمائے گا کہ اس (علانیہ) رونے سے تیرا مقصد کیا تھا؟

حدیث نمبر (۳۰)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْعَثِ: عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: يَقُولُ سَمِعْتُهُ: خَيْرُ الْعَمَلِ أَخْفَاهُ، أَمْنَعُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَأَبْعَدُهُ مِنَ الرِّيَاءِ.

ابراہیم بن اشعث سے مروی ہے، فرمایا: فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان سے میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا: بہترین عمل وہ ہے جو پوشیدہ تر ہو، وہ شیطان کے دخل سے محفوظ تر اور ریا سے بعید تر ہے۔

حدیث نمبر (۳۱)

حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ نُصَيْحٍ الْعَنْسِيِّ، عَنْ رَكْبٍ الْمِصْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

طُوبَى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهُ، وَصَلَحَتْ سَرِيرَتُهُ، وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ، وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ.

رکب مصری سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جس کی کمائی پاکیزہ، باطن نیک، ظاہر باعزت ہو اور اس کا شر لوگوں سے دور ہو۔ (۱)

حدیث نمبر (۳۲)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ:

۱۔ أخرجه البخاري في التاريخ: ۳/۳۳۸ و الطبراني-الكبير: ۵/۷۱. و الديلمي فى الفردوس: ۲/۴۴۶۔

كَانَ أَبُو وَائِلٍ إِذَا خَلَا بَكَى، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ: رَبِّ ارْحَمْنِي، رَبِّ اعْفُ عَنِّي، رَبِّ إِنْ تَعْفُ عَنِّي تَعْفُ طَوْلًا مِنْ قِبَلِكَ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ وَلَا مَسْبُوقٍ قَالَ: ثُمَّ يَنشجُ كَأَشَدِّ نَشِيجِ الثَّكْلَى، وَلَوْ جُعِلَتْ لَهُ الدُّنيا عَلَى أَنْ يَبْكِيَ وَأَحَدٌ يَرَاهُ لَمْ يَفْعَلْ.

عاصم سے مروی ہے، فرمایا: حضرت ابو وائل علیہ الرحمۃ والرضوان جب تنہائی میں ہوتے تو روتے، میں نے انھیں سجدہ کی حالت میں یہ کہتے ہوئے سنا: اے رب! مجھ پر رحم فرما، اے رب! مجھے معاف کر دے، اے رب! اگر تو مجھے معاف کرے گا تو تو اپنے فضل سے معاف کرے گا اور اگر مجھے عذاب دے گا تو اس میں نہ کوئی ظلم ہوگا، نہ تیرے عذاب دینے سے قبل کوئی عذاب دینے والا ہوگا۔

راوی فرماتے ہیں: پھر وہ رونے لگے جس طرح وہ عورت روتی ہے جس کا بچہ مرجائے۔ اگر انھیں پوری دنیا دی جاتی کہ وہ کسی کے دیکھتے ہوئے روئیں تو نہ روتے یعنی وہ رونے میں بھی ریا سے حد درجہ کنارہ کش تھے۔

حدیث نمبر (۳۳)

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ: عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيَدْهُنْ لِحْيَتَهُ بِدُهْنٍ وَيَمْسَحُ شَفَتيهِ حَتَّي يَرى النَاسُ أَنَّه لَيسَ بِصَائِمٍ، وَ إِذَا أعطىٰ شَيئاً بِيمينه فَلْيُخفه مِنْ شِمَالِهِ، وَإِذَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ فَلْيُلْقِ عَلَيْهِ سِتْرَهُ فَإِنَّ اللهَ يَقْسِمُ الثَّنَاءَ كَمَا يَقْسِمُ الرِّزْقَ.

ہلال بن یساف سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عیسی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ سے ہو تو وہ اپنی داڑھی میں تیل لگالے اور اپنے ہونٹوں کو مسح سے تر کرلے تاکہ دیکھنے والوں کو یہ گمان ہو کہ وہ روزہ سے نہیں ہے۔ اور جب داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو اس طرح کہ بائیں کو خبر نہ ہو۔ اور جب اپنے گھر میں نماز ادا کرے تو پردہ

ڈال لے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ مدح وستائش تقسیم کرتا ہے جے کہ رزق تقسیم کرتا ہے (اور لوگوں کی مدح وستائش سے عُجب وخود بینی میں پڑنے کا خطرہ ہے، اس لیے اس کے ذرائع سے کنارہ کش رہے۔)

حدیث نمبر (۳۴)

حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعتُ أبا حازمٍ يقولُ: السِّرُّ أَمْلَكُ بِالْعَلَانِيَةِ مِنَ الْعَلَانِيَةِ بِالسِّرِّ، وَالْفِعْلُ أَمْلَكُ بِالْقَوْلِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ.

داوٗد بن مغیرہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحازم سے یہ کہتے ہوئے سنا:

ظاہر جس قدر باطن پر قابو رکھتا ہے اس سے زیادہ ظاہر پر باطن قابو رکھتا ہے اور قول جس قدر فعل پر قابو رکھتا ہے اُس سے زیادہ قول پر فعل قابو رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۵)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَكَى رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ الْحَسَنِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ أَحَدُهُمْ يَبْكِي إِلَى جَنْبِ صَاحِبِهِ فَمَا يَعْلَمُ بِهِ.

معمر سے مروی ہے: ایک شخص حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ والرضوان کے پہلو میں رو رہا تھا تو انھوں نے فرمایا: پہلے لوگوں کا رونا اس طرح ہوتا کہ آدمی اپنے ساتھی کے بغل میں روتا اور اس کے ساتھی کو خبر نہ ہوتی۔

حدیث نمبر (۳۶)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَاتِمٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، قَالَ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا كَانَ الرَّجُلُ يَكُونُ رَأْسُهُ وَرَأْسُ امْرَأَتِهِ عَلَى وِسَادٍ وَاحِدٍ قَدْ بَلَّ مَا تَحْتَ خَدِّهِ مِنْ دُمُوعِهِ لَا تَشْعُرُ بِهِ امْرَأَتُهُ، وَاللهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا كَانَ أَحَدُهُمْ يَقُومُ فِي الصَّفِّ فَتَسِيلُ دُمُوعُهُ عَلَى

خَدِّهِ لَا يَشْعُرُ الَّذِي إِلَى جَنْبِهِ.

محمد بن واسع سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جب مرد وزن ایک ہی تکیہ پر سر رکھ کر سوتے اور مرد کا رونا اس طرح ہوتا کہ اس کا رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتا مگر عورت کو پتا نہ چلتا۔ بخدا میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جن میں کوئی صف میں کھڑا ہوتا تو اتنا روتا کہ اس کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتے مگر اس کے پہلو میں کھڑے ہونے والے شخص کو پتا نہ لگتا۔

حدیث نمبر (۳۷)

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ يَتَعَبَّدُ عِشْرِينَ سَنَةً وَمَا يَعْلَمُ بِهِ جَارُهُ.

ابو تیاح سے مروی ہے، فرمایا:

پہلے ایسا تھا کہ آدمی بیس سال تک عبادت کرتا رہتا اور اس کے پڑوسی کو خبر نہ ہوتی۔

حدیث نمبر (۳۸)

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ لَا يُعْرَفُ الْبِرُّ فِي عُمَرَ وَلَا ابْنِ عُمَرَ حَتَّى يَقُولَا أَوْ يَعْمَلَا.

عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں حسن سلوک کا یہ انداز تھا کہ کسی کو علم نہ ہوتا یہاں تک کہ زبان سے بتائیں یا کسی عمل سے ظاہر کریں۔

حدیث نمبر (۳۹)

حدثنا عبید الله بن عمر، قال: حدثنا حماد بن زید، حدثنا هشام: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَعَبَّدُ عِشْرِينَ سَنَةً مَا يَعْلَمُ بِهِ جَارُهُ قَالَ حَمَّادٌ: وَلَعَلَّ أَحَدَكُمْ يُصَلِّي لَيْلَةً أَوْ بَعْضَ لَيْلَةٍ فَيُصْبِحُ وَقَدْ طَالَ عَلَى جَارِهِ.

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرمایا:

پہلے یہ حال تھا کہ آدمی بیس سال تک عبادت کرتا اور اس کے پڑوسی کو خبر نہ ہوتی اور اب یہ حال ہے کہ کوئی ایک رات یا رات کا کچھ حصہ نماز میں گزارے تو صبح اٹھ کر اپنے پڑوسی پر فخر کرے گا۔

حدیث نمبر (۴۰)

حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ خِدَاشٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ الْقَوْمُ أَوْ يَجْتَمِعُونَ يَتَذَاكَرُونَ فَتَجِيءُ الرَّجُلَ عَبْرَتُهُ فَيَرُدُّهَا ثُمَّ تَجِيءُ فَيَرُدُّهَا ثُمَّ تَجِيءُ فَيَرُدُّهَا فَإِذَا خَشِيَ أَنْ يَفْلِتَ قَامَ.

حضرت حسن ﷺ سے مروی ہے، فرمایا:

بے شک ایسا ہوتا تھا کہ لوگ جمع ہو کر باہم ذکر کرتے، اس درمیان کسی کو آنسو آتا تو وہ اسے روکتا، پھر آتا تو پھر روکتا، پھر آتا تو پھر روکتا، جب اسے یہ اندیشہ ہوتا کہ آنسو نکل پڑے گا تو مجلس سے اٹھ کر چلا جاتا۔

حدیث نمبر (۴۱)

حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ قَالَ: بَكَى أَيُّوبُ مَرَّةً، فَأَخَذَنَا بَقُهُ فَقَالَ: إِنَّهَذِهِ الزُّكْمَةَ رُبَّمَا عَرَضَتْ وَبَكَى مَرَّةً أُخْرَى فَاسْتَبَنَّا بُكَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْخَ إِذَا كَبِرَ مَجَّ.

حماد بن زید نے فرمایا: حضرت ایوب ایک بار روئے یہاں تک کہ ان کی اشک باری نے ہم کو متاثر کر دیا۔ تو (گریہ چھپانے کے لیے) فرمایا: کبھی کبھی یہ زکام کا اثر ہو جاتا ہے۔ ایک بار اور روئے یہاں تک کہ ہم نے نمایاں طور پر ان کا رونا محسوس کیا، تو فرمایا: شیخ جب عمر دراز ہو جاتا ہے تو اس کی آنکھوں سے پانی گرا کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۲)

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَوْ يَقْرَأُ فَيَأْتِيهِ الْبُكَاءُ فَيَصْرِفُهُ إِلَى الضَّحِكِ.

عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مجھے ایک شخص نے ابوسلیل سے متعلق خبر دی کہ وہ حدیث بیان کرتے یا قراءت کرتے تو انھیں گریہ آتا تو (لوگوں سے چھپا رکھنے کے لیے) اسے ہنسی میں بدل دیتے۔

حدیث نمبر (۴۳)

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ، أَخْبَرَنَا حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ: أَنَّ رَجُلًا تَنَفَّسَ عِنْدَ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَتَحَازَنُ فَلَكَزَهُ عُمَرُ أَوْ قَالَ: لَكَمَهُ.

کہمس بن حسن اپنے بعض اصحاب سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آہ بھری جیسے وہ اپنے اندرونی غم کا اظہار کر رہا ہو اس (ریا) پر حضرت عمر نے اسے گھونسا مارا۔

حدیث نمبر (۴۴)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِصَامٍ الرَّمْلِيَّ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا أَوْ وَعَظَ فَتَنَفَّسَ فِي مَجْلِسِهِ رَجُلٌ فَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ كَانَ لِلّٰهِ فَقَدْ شَهَرْتَ نَفْسَكَ، وَإِنْ كَانَ لِغَيْرِ اللهِ هَلَكْتَ.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایک دن وعظ کہہ رہے تھے تو ان کی مجلس میں ایک شخص نے آہ بھری تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ آہ بھرنا خدا کے لیے تھا تو تو نے اپنی تشہیر کی اور اگر غیر خدا کے لیے تھا تو اس میں تیری ہلاکت ہے۔

حدیث نمبر (۴۵)

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَكُونُ عِنْدَهُ الزَّوْرُ فَيُصَلِّي الصَّلَاةَ

الطَّوِيلَةَ أَوِ الْكَثِيرَةَ مِنَ اللَّيلِ مَا يَعْلَمُ بِهَا زَوْرُهُ.

یونس سے مروی ہے، فرمایا: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک آدمی کے یہاں ملاقاتی لوگ ہوتے پھر بھی رات کو وہ لمبی یا کثیر نماز اس طرح ادا کرلیتا کہ زائرین (ملاقاتیوں) کوخبر نہ ہوتی۔

حدیث نمبر (۴۶)

حَدَّثَنَا خَالِدٌ، وَعُبَيْدُ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُونُسَ: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَتَكُونُ لَهُ السَّاعَةُ يَخْلُو فِيهَا فَيُصَلِّي، فَيُوصِي أَهْلَهُ فَيَقُولُ: إِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَطْلُبُنِي فَقُولُوا: هُوَ فِي حَاجَةٍ لَهُ.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: بے شک آدمی کی خلوت کا ایک مقررہ وقت ہوتا تھا جس میں نماز ادا کرتا اور اپنے گھر والوں سے کہہ دیتا کہ اگر کوئی شخص میری طلب میں آئے تو کہہ دینا کہ وہ اپنے ایک کام میں مصروف ہیں۔

حدیث نمبر (۴۷)

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ أَبُو عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ لِحَسَّانَ بْنِ أَبِي سِنَانٍ فِي حَانُوتِهِ سِتْرٌ فَكَانَ يُخْرِجُ سَلَّةَ الْحِسَابِ، وَيَنْشُرُ حِسَابَهُ وَيُصْعِدُ غُلَامًا عَلَى الْبَابِ وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا قَدْ أَقْبَلَ تَرَى أَنَّهُ يُرِيدُنِي فَأَخْبِرْنِي. ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي فَإِذَا جَاءَ رَجُلٌ أَخْبَرَهُ الْغُلَامُ فَيَجْلِسُ كَأَنَّهُ عَلَى الْحِسَابِ.

عبدالمومن ابوعبداللہ سے مروی ہے، فرمایا: حسان بن ابی سنان کی دوکان میں ایک پردہ لگا تھا، وہ حساب وکتاب کا تھیلا یا بیگ نکال کر حساب پھیلا دیتے تھے اور دروازے پر غلام کو کھڑا کردیتے اور فرماتے: جب کسی شخص کو میری طرف آتا دیکھنا تو مجھے باخبر کردینا، پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگتے، جب کوئی شخص آتا تو غلام انھیں باخبر کردیتا تو وہ اس طرح بیٹھ جاتے کہ گویا وہ پہلے ہی سے حساب وکتاب میں مشغول ہوں۔

حدیث نمبر (۴۸)

حَدثنی أحمدُ بنُ إبراهیمَ، حدثني أبو مُحمَّدٍ یعني عبدَالله بنَ عِیسيٍ قال: أخبرني أَبِي قَال: كَانَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ يَحْضُرُ مَسْجِدَ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ فَإِذَا تَكَلَّمَ مَالِكٌ بَكَى حَسَّانُ حَتَّى يَسِيلَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ.

عبداللہ بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ حسّان بن ابی سنان، مالک بن دینار کی مسجد میں حاضر رہا کرتے تھے، جب مالک وعظ کرتے تو حسان رو پڑتے حتی کہ آنسوان کے سامنے بہنے لگتا مگر اس رونے کی کوئی آواز سننے میں نہ آتی۔

حدیث نمبر (۴۹)

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حدثنامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزَّرَّادُ قَالَ: رُبَّمَا اشْتَرَى حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَهْلَ بَيْتِ الرَّجُلِ وَعِيَالَهُ ثُمَّ يُعْتِقُهُمْ جَمِيعًا، ثُمَّ لَا يَتَعَرَّفُ إِلَيهِمْ وَلَا يُعْلِمُهُمْ مَنْ هُوَ.

محمد بن عبداللہ زرّاد بیان کرتے ہیں: کبھی ایسا ہوتا کہ حسّان بن ابی سنان آدمی کو مع اس کے اہل وعیال کے خرید کر آزاد کر دیتے پھر ان لوگوں سے نہ ربط ضبط رکھتے، نہ یہ بتاتے کہ میں کون ہوں۔

حدیث نمبر (۵۰)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُوسَى بْنُ يَسَارٍ قَالَ: صَحِبْتُ مُحَمَّدَ بْنَ وَاسِعٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَكَانَ اللَّيْلَ أَجْمَعَ يُصَلِّي فِي الْمَحْمَلِ جَالِسًا يُومِئُ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً، وَكَانَ يَأْمُرُ الْحَادِيَ أَنْ يَكُونَ خَلْفَهُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى لَا يُفْطَنَ لَهُ.

ابوطیب موسیٰ بن یسار سے مروی ہے، فرمایا: میں محمد بن واسع کے ساتھ مکہ سے بصرہ کا سفر کر رہا تھا، وہ پوری رات اپنے محمل کے اندر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھتے۔ اور اونٹ چلانے والے کو حکم دیتے کہ پیچھے رہ کر آواز بلند کرتا رہے تا کہ کوئی یہ نہ سمجھ سکے وہ نماز

میں مشغول ہیں۔

حدیث نمبر (۵۱)

قال ابن ابی الدنیا: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَخبرَنَا عَبدُ العَزِيزِ بنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمرَانُ بنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعتُ مُحَمَّدَ بنَ وَاسِعٍ قَالَ: إِن كَانَ الرَّجُلُ لَيَبكِي عِشرِينَ سَنَةً وَمَعَهُ امرَأَتُهُ مَا تَعلَمُ بِهِ.

عمران بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن واسع سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ، آدمی یادالٰہی میں بیس سال تک روتا رہتا اور اس کے ساتھ رہنے والی بیوی کو بھی علم نہ ہوتا۔

حدیث نمبر (۵۲)

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ عَامِرِ بنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبِي عَن عَبدِ رَبِّهِ بنِ أَبِي هِلَالٍ، عَن مَيمُونِ بنِ مِهرَانَ قَالَ: تَكَلَّمَ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِيزِ ذَاتَ يَومٍ وَعِندَهُ رَهطٌ مِن إِخوَانِهِ فَصَحَ لَهُ مَنطِقٌ وَمَوعِظَةٌ حَسَنَةٌ فَنَظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِن جُلَسَائِهِ وَهُوَ يَحذِفُ دَمعَتَهُ فَقَطَعَ دَمعَتَهُ فَقُلتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ امضِ فِي مَنطِقِكَ فَإِنِّي أَرجُو أَن يَمُنَّ اللهُ عَلَى مَن سَمِعَه أو بلَغَه قَالَ: إِلَيكَ عَنِّي فَإِنَّ فِي القَولِ فِتنَةً، وَالفِعَالُ أَولَى بِالمُؤمِنِ مِنَ القَولِ.

میمون بن مہران سے مروی ہے، فرمایا: عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک دن اپنے دوستوں میں سے کچھ افراد کی موجودگی میں کلام فرمایا تو ان کی گفتگو عمدہ اور نصیحت اچھی ثابت ہوئی اتنے میں ان کی نظر ہمنشینوں میں سے ایک شخص پر پڑ گئی، جس کے آنسو رواں تھے، تو اس نے اپنے آنسو روک لیے۔ پھر میں نے عرض کیا: امیر المومنین اپنا کلام جاری رکھیں، مجھے امید ہے کہ جو سنے گا یا جس تک آپ کا کلام کسی واسطے سے پہنچے گا اس پر اللہ تعالیٰ احسان فرمائے گا۔ امیر المومنین نے فرمایا: ہٹو، الگ رہو گفتگو میں فتنہ ہے، مومن کے لئے حسن گفتار کی جگہ حسن کردار ہونا بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۵۳)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا اجْتَمَعُوا أَنْ يُظْهِرَ الرَّجُلُ أَحْسَنَ مَا عِنْدَهُ.

ابراہیم سے مروی ہے کہ مردان خدا جب یکجا ہوتے تو اسے ناپسند کرتے کہ آدمی (اپنے علمی ذخیرے سے) سب سے عمدہ بات پیش کرے (تا کہ اس کے علمی کمال کی نمائش ہو)۔

حدیث نمبر (۵۴)

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، خَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَصْلِحُوا آخِرَتَكُمْ يُصْلِحِ اللهُ لَكُمْ دُنْيَاكُمْ، وَأَصْلِحُوا سَرَائِرَكُمْ يُصْلِحِ اللهُ لَكُمْ عَلَانِيَتَكُمْ وَاللهِ إِنَّ عَبْدًا لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آدَمَ أَبٌ لَهُ إِلَّا قَدْ مَاتَ لَمُعْرِقٌ لَهُ فِي الْمَوْتِ كَمَا يُقَالُ: لَمُعْرِقٌ فِي الْكَرَمِ، أَيْ لَهُ عِرْقٌ فِي ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ.

سری بن یحیی سے مروی ہے، فرمایا: عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے اللہ عزّ وجلّ کی حمد وثنا بیان کی پھر آنسوؤں سے گلوگیر ہو گئے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم اپنی آخرت کو سنوارو اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا کو سنوار دے گا اور اپنے باطن کو درست کرلو اللہ تمہارے ظاہر کو درست فرمادے گا۔ خدا کی قسم وہ بندہ کہ اسکے اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان اس کا کوئی باپ ایسا نہیں جسے موت نہ آئی ہو (ایسا بندہ) موت سے اصلی اور خاندانی تعلق رکھتا ہے۔ (اور یقیناً اسے بھی موت سے دوچار ہونا ہے تو اسے اس کی تیاری رکھنا چاہیے۔) "لَمُعْرِقٌ فِي الْمَوْتِ" ایسے ہی ہے جیسے بولا جاتا ہے:

"لَمُعْرِقٌ فِي الْكَرَمِ"

فلاں جود وکرم میں اصیل ہے یعنی اس وصف سے اسے اصلی اور آبائی تعلق ہے۔

حدیث نمبر (۵۵)

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: اجْتَمَعَ إِلَيَّ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْعَالِيَةِ لَا تَعْمَلْ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ غَيْرَ اللهِ فَيَجْعَلَ اللهُ ثَوَابَكَ عَلَى مَنْ أَرَدْتَ، وَيَا أَبَا الْعَالِيَةَ لَا تَتَّكِلْ عَلَى غَيْرِ اللهِ فَيَكِلَكَ اللهُ إِلَى مَنْ تَوَكَّلْتَ عَلَيْهِ.

ابو عالیہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: میرے پاس محمد ﷺ کے صحابہ تشریف فرما ہوئے تو انھوں نے فرمایا: اے ابو عالیہ! اپنے کسی عمل سے غیر خدا کی خوشنودی کا قصد نہ کرنا کہ خدا تمہارا ثواب اسی غیر کے لیے کر دے جس کا تم نے قصد کیا۔ اور اے ابو عالیہ غیر خدا پر اعتماد و توکل نہ کرنا کہ خدا تمھیں اسی کے حوالہ کر دے جس پر تم نے بھروسا کیا۔

حدیث نمبر (۵۶)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نعيم، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِزٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دُعِيَ إِلَى وَلِيمَةٍ فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَحْضُرْ هَذَا الطَّعَامَ. قِيلَ لَهُ: لِمَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: إِنِّي أَظُنُّ صَاحِبَكُمْ لَمْ يَعْمَلْهُ إِلَّا رِيَاءً.

ابن محیریز سے مروی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جگہ دعوت ولیمہ میں تشریف لے گئے، جب کھانا کھا کر باہر آئے تو فرمایا کاش میں اس دعوت میں نہ آیا ہوتا، کسی نے کہا! کیوں اے امیر المومنین؟ فرمایا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ میزبان نے صرف نمائش کے لیے یہ انتظام کیا ہے۔

تمت بالخیر

وہ آثار واحادیث جو محدث امام ابن رجب حنبلی کی کتاب:
"جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم"
میں ابن ابی الدنیا کی کتاب: "الاخلاص والنیۃ" **کے حوالے سے درج ہیں۔ اور ہمارے عربی نسخہ کے ناشر کو جو نسخہ ملا اُس میں درج نہیں، اس لیے کتاب مذکور سے لے کر بطور استدراک اضافہ کیا۔**

حدیث نمبر(۵۷):

ابن ابی دنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث تخریج فرمائی جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہم قتال کرنے والے اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

حدیث نمبر(۵۸):

امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث تخریج کی جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا:

جس کا مقصود دنیا ہو اللہ اس کا کام منتشر اور پراگندہ کردیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی محتاجی رکھ دیتا ہے اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کے لیے لکھا ہوا ہے۔

اور جس کا مقصود آخرت ہو اللہ اس کا کام مجتمع کردیتا ہے اور اس کی مالداری اس کے دل میں پیدا کردیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔

حدیث نمبر(۵۹):

ابن ابی الدنیا نے بسند منقطع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: جس نے خدا کے لیے عمل کی نیت نہ رکھی اس کا عمل ہی نہ ہوا، اور جس نے اپنے عمل سے خدا کے

ثواب کی امید نہ رکھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

حدیث نمبر(۶۰):

ابن ابی الدنیا نے ضعیف اسناد سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، فرمایا: کوئی قول بغیر عمل کے مفید نہیں، اور کوئی قول و فعل بغیر نیت کے نفع بخش نہیں اور قول و عمل (مع نیت) بھی وہی سود مند ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

حدیث نمبر(۶۱):

یحییٰ بن کثیر علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: نیت درست کرنا سیکھو کہ وہ عمل سے بڑھ کر ہے۔

حدیث نمبر(۶۲):

زبید یامی سے مروی ہے فرمایا: بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ ہر کام میں میری ایک صحیح نیت ہو یہاں تک کہ کھانے پینے میں بھی۔

حدیث نمبر(۶۳):

انھیں سے روایت ہے فرمایا: خیر کا قصد کرتے ہوئے ہر کام میں نیت رکھو یہاں تک، گھورے کی طرف جانے میں بھی۔

حدیث نمبر(۶۴):

داؤد طائی علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: میری رائے میں ہر بھلائی اور اچھائی کا جامع حسن نیت ہے اور اس کی اچھائی تیرے لیے کافی ہے اگر چہ تو حسن نیت کی طلب میں تھک جائے۔

حدیث نمبر(۶۵):

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: میں نے نیت سے زیادہ سخت کسی چیز کا تجربہ نہیں کیا کیوں کہ وہ مجھے مغلوب کر دیتی ہے۔

حدیث نمبر(٦٦):

یوسف بن اسباط سے مروی ہے، فرمایا: نیت کو فساد سے خالص رکھنا عاملین پر طول محنت سے زیادہ سخت ہے۔

حدیث نمبر(٦٧):

نافع بن جبیر سے ایک بار کہا گیا؛ کیا آپ جنازے میں نہیں چلیں گے؟ فرمایا: ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ میں نیت کرلوں۔ پھر تھوڑی دیر سوچ کر کہا تم جاؤ۔

حدیث نمبر(٦٨):

مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں: دل کی درستی عمل کی درستی سے ہوتی ہے اور عمل کی درستی نیت کی درستی سے ہوتی ہے۔

حدیث نمبر(٦٩):

بعض سلف سے مروی ہے، فرمایا: جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا عمل کامل ہو تو وہ اپنی نیت میں حسن وخوبی لائے اس لیے کہ اللہ عزوجل بندے کو اجر دیتا ہے جب اس کی نیت اچھی ہو یہاں تک کہ لقمہ کھانے میں بھی۔

حدیث نمبر(٧٠):

حضرت ابن مبارک علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: بہت سے چھوٹے اعمال ایسے ہیں جنھیں نیت بڑا بنا دیتی ہے۔ اور کتنے بڑے اعمال ایسے ہیں جنھیں نیت ہی چھوٹا کر دیتی ہے۔

حدیث نمبر(٧١):

ابن عجلان نے فرمایا: عمل صرف تین چیزوں کے ذریعہ درست ہوتا ہے: (١) اللہ کا خوف (٢) اچھی نیت اور (٣) کام (عمل) کی درستی۔

حدیث نمبر(٧٢):

حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی ہے، فرمایا: اللہ عزوجل تجھ

سے تیری نیت اور ارادے کی اچھائی چاہتا ہے۔

حدیث نمبر(۷۳):

یوسف بن اسباط سے مروی ہے، فرمایا: راہ خدا میں سر کٹانے سے بہتر ہے صرف خدا کے لیے عمل کرنا۔

امام ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب "الاخلاص والنیۃ" میں ان ساری احادیث کی تخریج کی ہے۔

حدیث نمبر(۷۴):

اور اسی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بسند منقطع روایت کی ہے۔ انھوں نے فرمایا: سب سے افضل عمل اس کی ادائیگی ہے جو اللہ عزوجل نے فرض کیا اور اس سے بچنا جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا اور اللہ عزوجل کے نزدیک اپنی نیت میں سچا ہونا۔

ابن رجب حنبلی کی ذکر کردہ احادیث ختم ہوئیں۔

وہ احادیث جو سید محمد مرتضی زبیدی کی کتاب

"اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین"

میں نیت سے متعلق مذکور ہیں۔

❁❁❁

حدیث نمبر(۷۵):

ابوعمران جونی سے مروی ہے، فرمایا: ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ ہر شام عصر بعد فرشتے ۷ آسمان دنیا میں اپنے رجسٹروں کے ساتھ صف بستہ حاضر ہوتے ہیں۔ کسی فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں کے لیے ایسا ایسا لکھ دو۔ وہ عرض کرتا ہے: اے رب! اس نے تو ایسا نہیں کیا۔ تو رب فرماتا ہے: بے شک اس نے اس کی نیت کی تھی، بے شک اس نے اس کی نیت کی تھی۔

حدیث نمبر(۷۶):

اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے، فرمایا: بنی اسرائیل میں قحط سالی پڑی تو ایک شخص ریگستان سے گذرا، اور کہا: کاش یہ ریت میرے لیے آٹا ہوجاتی تاکہ بنی اسرائیل کو میں کھلاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس نیت پر ثواب دیا۔

حدیث نمبر(۷۷):

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث ضعیف اسناد سے مروی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: باہم قتال کرنے والوں کو ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا۔

حدیث نمبر(۷۸):

طاؤس سے مروی ہے، فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں رضائے الٰہی کی طلب میں کھڑا ہوتا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ میرا مقام لوگ جانیں دیکھیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

"فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا"

یعنی تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(الکہف:۱۱۰)

حدیث نمبر(۷۹):

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: مجھے وصیت فرمائیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنے دین میں اخلاص رکھو تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لیے کافی ہوگا۔

حدیث نمبر(۸۰):

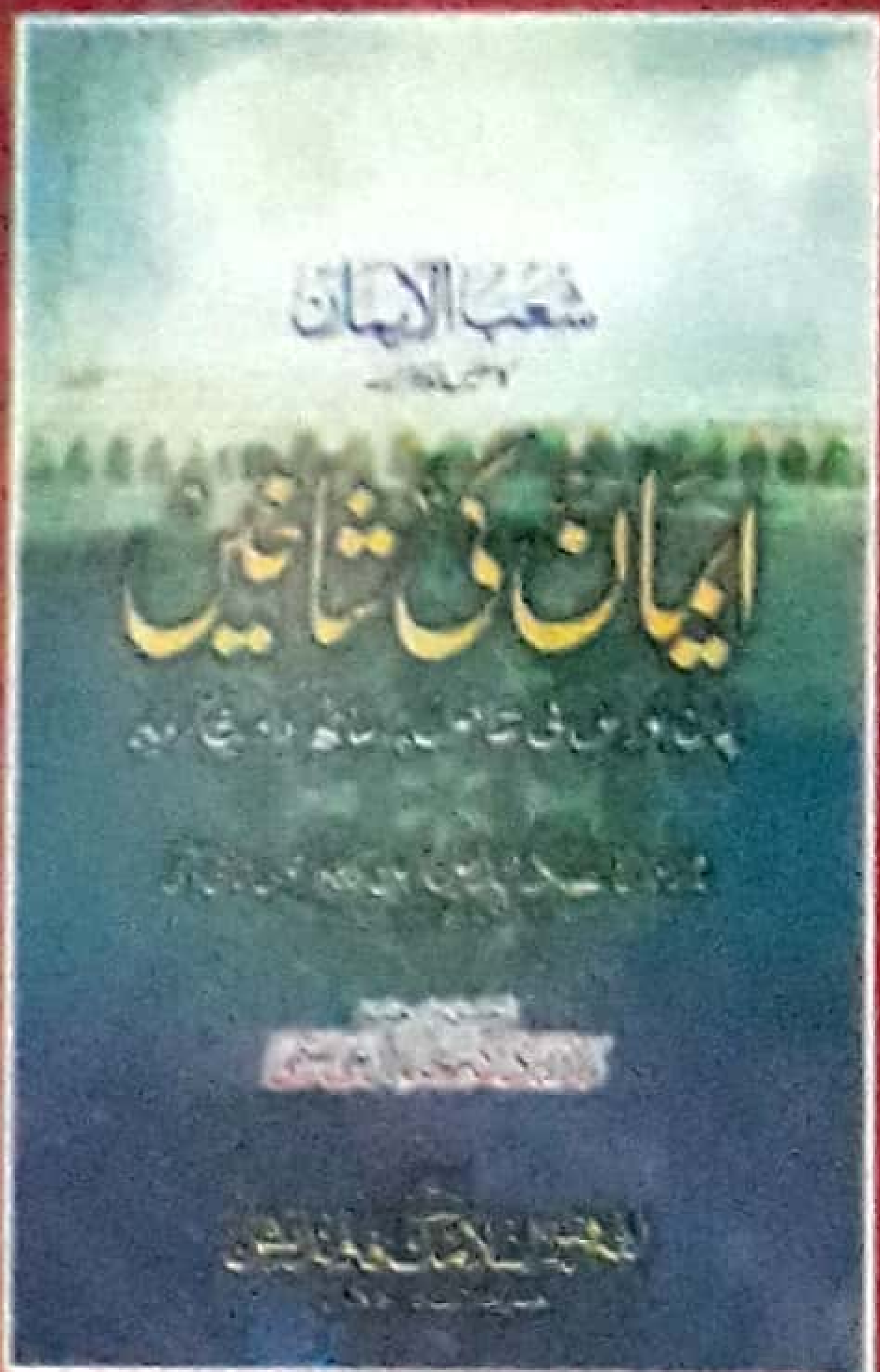
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس کی نیت میں خلوص ہے اگرچہ اس کی جان پر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ان کاموں کو بنادے گا جو اس کے اور لوگوں کے درمیان ہوں گے۔

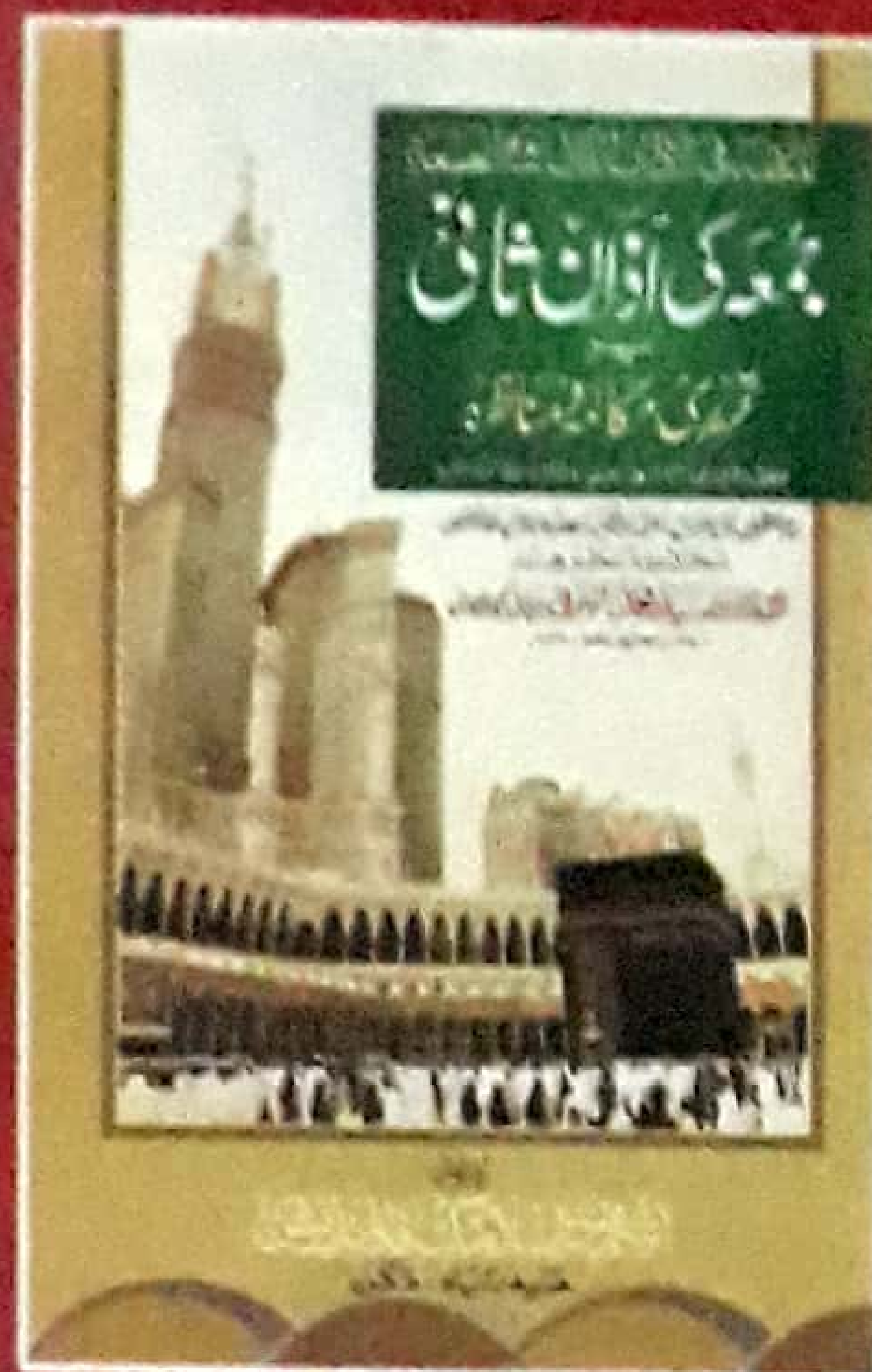
سید مرتضیٰ کی ذکر کردہ احادیث ختم ہوئیں۔

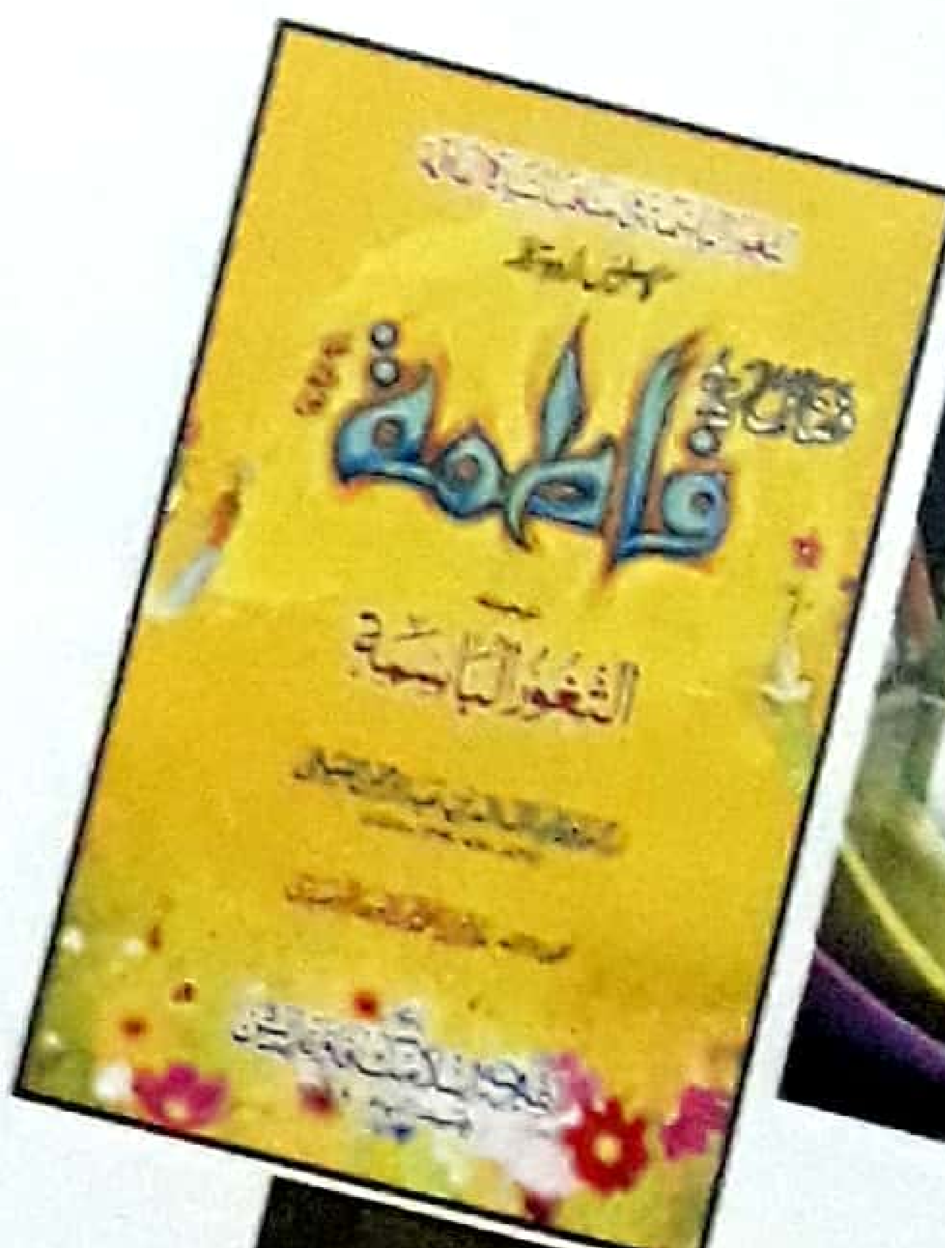
انتہی الکتاب

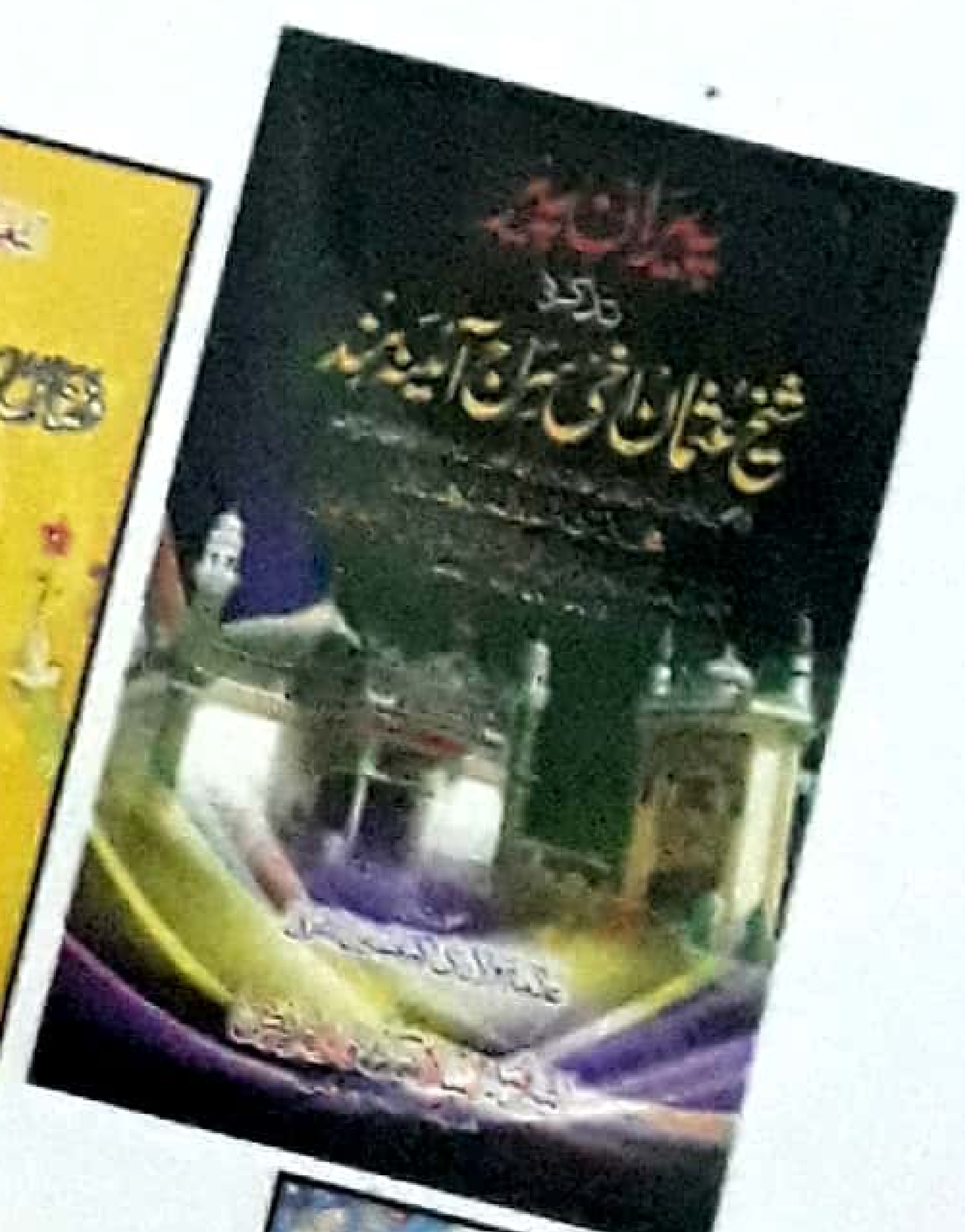
اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

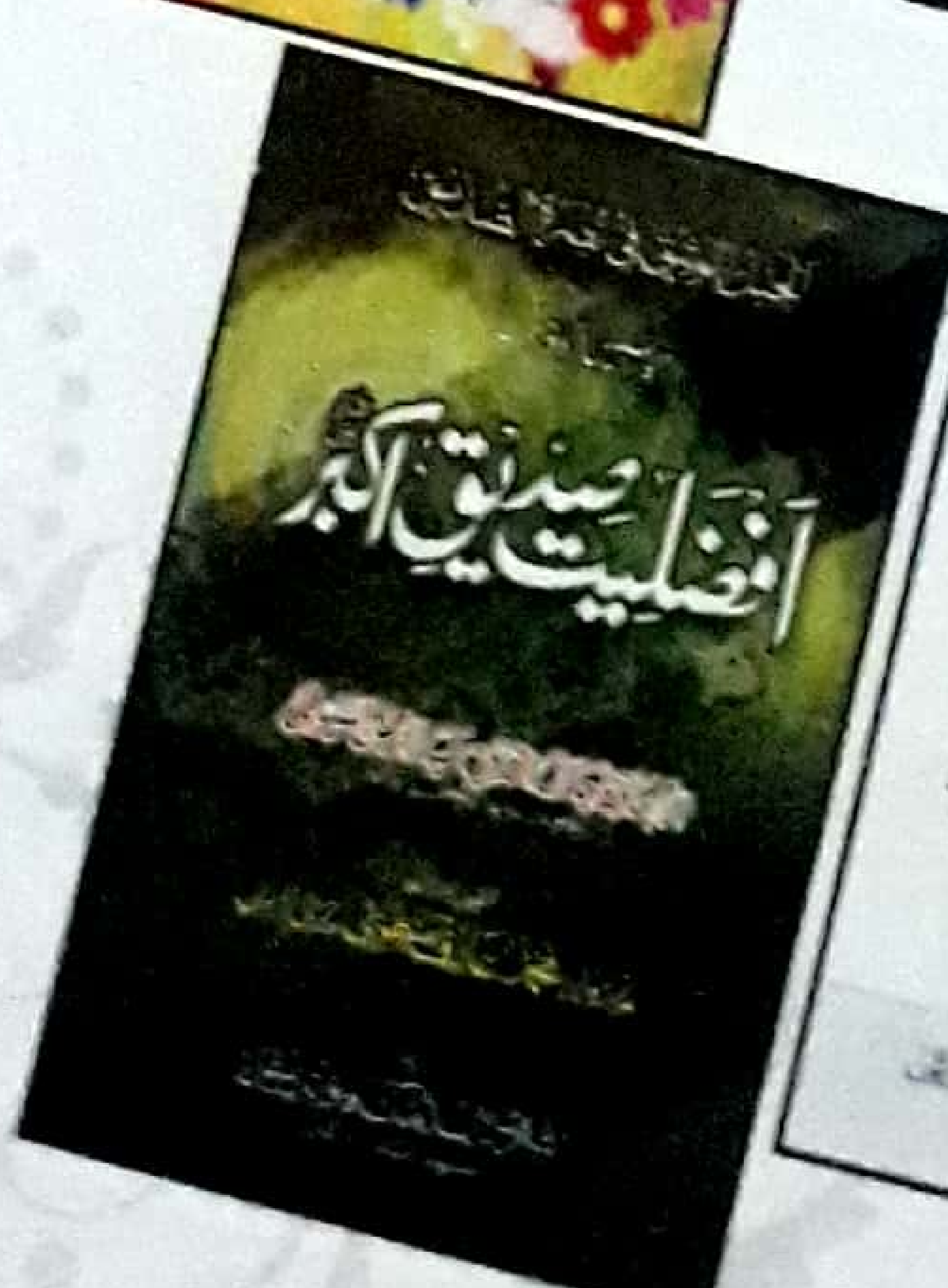
حیدرآباد، دکن













Publisher

ASHRAFIYA ISLAMIC FOUNDATION

Hyderabad, Deccan